Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 27

بدر
BADR

The weekly Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 رمضان / 1435 ہجری 3 / وفا 1393 ہش 3 / جولائی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره.

شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے

"شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ (البقرۃ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ (البقرۃ 186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔ لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَلۡمَانُ مِنَّا اَھۡلَ الۡبَیۡتِ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی اور دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 561-562)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا

نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 563-64)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادخاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 25

روز نامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

پیشگوئی بابت مولوی محمد حسین بٹالوی

معترض نے پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والے آریوں کی حمایت میں اُترے مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرف داری کرتے ہوئے لکھا:۔

''جب لیکھرام قتل ہوا تو مرزا خوب چہکا اور 15 مارچ 1897ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں اس واقعہ کو اپنی پیشین گوئی اور دعوائے مسیحیت کی صداقت کا عظیم الشان خدائی نشان قرار دیتے ہوئے اپنے مخالفین خصوصاً مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی کو آڑے ہاتھوں لیا اور لکھا کہ:

''اگر جلسہ عام میں میرے روبرو مولوی محمد حسین صاحب قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھی اور نہ سچی نکلی اور اگر خدا کی طرف سے تھی اور فی الواقع پوری ہوگئی تو اے قادر مطلق ایک سال کے اندر میرے پر کوئی عذاب شدید نازل کر۔ پھر اگر مولوی صاحب موصوف اس عذاب شدید سے ایک سال تک کے لئے بچ گئے تو ہم اپنے تئیں جھوٹا سمجھیں گے اور مولوی صاحب کے ہاتھ پر توبہ کریں اور جس قدر ہمارے پاس اس بارے میں الہام ہوں گے جلادیں گے۔''

مولانا بٹالوی نے اس اشتہار کی تردید کرتے ہوئے لکھا:

''یہ خاکسار (مولانا بٹالوی) اپنی نیک نیتی اور سچائی کی نظر سے اور خدائے تعالیٰ کے ناصر ومعاون حق ہونے کی امید اور بھروسہ پر تیری دعوت قسم کے قبول کرنے کو بلاکسی معاوضہ یا تاوان کے حاضر ہے۔''

(اخبار منصف 27 دسمبر 2013)

قارئین کرام معترض کا یہ سارا بیان جھوٹ کی نجاست سے آلودہ ہے۔ معترض نے جان بوجھ کر حق چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پھر اس سے معترض کی نام نہاد تحقیق کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ 15 مارچ 1897ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی ایسا اشتہار شائع نہیں کیا نہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعودؑ کے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے بعد ایک طرف جہاں آریہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ریشہ دوانیاں کررہے تھے اور برملا اس بات کا اظہار کررہے تھے کہ **نعوذ باللہ من ذلک** حضورؑ کا اس کی ہلاکت میں ہاتھ ہے اور حضرت مسیح موعودؑ آریوں کی ان کذب بیانیوں کو اپنے اشتہارات، کتب ورسائل کے ذریعہ طشت ازبام کررہے تھے۔ وہیں دوسری طرف بعض مسلمان مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ جی جان سے یہ کوشش کررہے تھے کہ کسی طرح لوگ اس پیشگوئی پر ایمان نہ لائیں۔

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن اشتہار کی بات کی ہے وہ دراصل 15 مارچ 1897ء کا نہیں بلکہ 11 اپریل 1897ء کا ہے۔ ہم معترض کے اس قول سے متفق ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو آڑے ہاتھوں لیا کیونکہ اصل اشتہار پڑھ کر تو واقعی مولوی صاحب کے اوسان خطا ہوگئے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''افسوس کہ ہمارے مولوی در پردہ اس سچے اور پاک خدا کے دشمن ہیں جو سچائی کی حمایت کرتا ہے میں نے سنا ہے کہ بعض مولوی صاحبان جیسے مولوی محمد حسین بٹالوی اس کُھلی کھلی پیشگوئی کی نسبت بھی جو دونوں مذہبوں کے پرکھنے کے لئے معیار کی طرح ٹھہرائی گئی تھی ۔ جانکاہی سے کوشش کررہے ہیں کہ کسی طرح لوگ اس پر اعتقاد نہ لاویں.... اور ہم نہایت ہمدردی سے مسلمانوں کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر اسلام کی محبت ہے تو ان مولویوں سے پرہیز کریں ☆ آئندہ اگر اور بھی تجربہ کرنا ہے تو ان کا اختیار ہے ۔ یہ مولوی بالکل اُن فقیہوں اور فریسیوں کے خمیر سے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دُشمن تھے۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ 81۔82 اشتہار 11 اپریل 1897ء) (حاشیہ میں حضورؑ نے فرمایا)

☆ مولوی محمد حسین صاحب اگر سچے دل سے یقین رکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لیکھرام والی جھوٹی نکلی تو انہیں مخالفانہ تحریر کیلئے تکلیف اٹھانے کی کچھ ضرورت نہیں ۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر وہ جلسہ عام میں میرے روبرو یہ قسم کھالیں کہ ''یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھی اور نہ سچی نکلی اور اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور فی الواقعہ پوری ہوگئی ہے تو اے قادر مطلق ایک سال کے اندر میرے پر کوئی عذاب شدید نازل کر''۔ پھر اگر مولوی صاحب موصوف اس عذاب شدید سے ایک سال تک بچ گئے تو ہم اپنے تئیں جھوٹا سمجھ لیں گے اور مولوی صاحب کے ہاتھ پر توبہ کریں گے اور جس قدر کتابیں ہمارے پاس اس بارے میں ہوں گی جلادیں گے۔ اور اگر وہ اب بھی گریز کریں تو اہل اسلام خود سمجھ لیں کہ اُن کی کیا حالت ہے اور کہاں تک ان کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ منہ''

اس اشتہار نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے لئے فرار کے سارے راستے بند کردیئے ۔ لیکن چونکہ پنڈت لیکھرام کے معاملہ میں مولوی صاحب شرپسند طبقہ مولویان کے سرغنہ تھے لہٰذا انہوں نے گالیوں، بدزبانیوں، رکیک تاویلوں اور بے جاحجتوں سے کام لینا شروع کردیا۔ چنانچہ جلد ہی مولوی صاحب نے ایک اشتہار میں ''الہامی قاتل مرزا غلام احمد'' کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ جس میں سے گالیوں، بیجانیش زنیوں اور مفتریانہ حملوں کو الگ کرنے کے بعد جو خلاصہ مضمون تھا وہ یہ تھا کہ وہ لیکھرام کے قتل میں آپ کا سازشی ہاتھ ہونے پر قسم کھانے پر آمادہ ہیں مگر ایک برس کی میعاد سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس قدر مدت میں مرجائیں یا کوئی اور عذاب نازل ہوجائے اس لئے قسم کھانے پر فوری نتیجہ برآمد ہونا چاہیئے۔

(اس اشتہار کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اشتہار مورخہ یکم مئی 1897ء میں بھی کیا)

مولوی صاحب کی یہ شرط بالکل ویسی ہی تھی جیسا کہ اکثر انبیاء کے معاندین کہا کرتے ہیں کہ جو عذاب تم ہم پر لانا چاہتے ہو اُسے فوراً لے آوٴ۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ معاندین پیچھے پڑ پڑ کر پوچھتے ہیں کہ بتاوٴ یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا اور خدا فرماتا کہ (اے نبی) تو کہہ دے کہ بعید نہیں کہ ان باتوں میں سے بعض جن کو تم جلدی طلب کرتے ہو۔ تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہوں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ لوگوں کی شرارت کا بدلہ اسی تیزی سے ان کو دے دیتا جس تیزی سے وہ خیر طلب کرتے ہیں تو انہیں ان کی اجل کا فیصلہ سنادیا جاتا۔ پس ہم ان لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔ (یونس:11)

یہی حال محمد حسین بٹالوی کا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت میں قرآن وسنت انبیاء علیہم السلام کو بھی بھول چکے تھے۔ ان کی بدبختی دیکھئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ پر آنے کی وجہ سے ان کی ایسی مت ماری گئی کہ آپؑ سے وہی مطالبہ کر بیٹھے جو انبیاء کے معاندین قدیم سے انبیاء سے کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی اس حیلہ سازی اور غیر مومنانہ روش پر فرمایا:

''میں مکرّر اُن کو سمجھاتا ہوں کہ ایک ایسے شخص کے ساتھ کہ اپنی ذکر کردہ میعاد کی بنیاد الہام ٹھہراتا ہے، ضد کرنا حماقت ہے۔ صاحب الہام کے لئے الہام کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ چند ہفتہ میں اُن پر عذاب نازل کرے مگر ہماری طرف سے ایک برس کی ہی میعاد ہوگی ۔ اب اس سے اُن کا مُنہ پھیرنا اپنے دروغ گو ہونے کا اقرار کرنا ہے۔'' (اشتہار 11 اپریل 1897ء مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 405)

نیز فرمایا:

اے شیخ صاحب! یہ سزا اور عذاب جو قسم کے بعد ایک برس تک آپ پر وارد ہوگا اس میں معجزانہ شرط ہم نے رکھ دی ہے کہ وہ ایسا عذاب ہو کہ آپ نے اپنی پہلی زندگی میں اس کا مزہ نہ چکھا ہو۔ خواہ زمین سے ہو خواہ آسمان سے اور خواہ آپ کی مالی حالت پر وارد ہو اور خواہ عزت پر اور خواہ جان پر اور خواہ اس عرصہ میں ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور عظیم الشان اور فوق العادت نشان ظاہر ہوجائے جس سے ہزار ہا لوگ آپ پر لعنت بھیجیں اور آپ کے منہ پر تھوکیں کہ اس نے شرارت اور خیانت سے صادق کا مقابلہ کیا۔ مگر ہر ایک عذاب فوق العادت ہونا ضروری ہوگا۔ منہ۔ یکم مئی 97ء۔''

(ایضاً حاشیہ صفحہ 406)

نیز فرمایا:

اے شیخ بٹالوی صاحب۔ آپ تسلی رکھیں کہ اگر آپ اپنی قسم میں سچے ہوں گے تو کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر قسم میں کوئی چھپی ہوئی بے ایمانی ہوگی تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور سزا دے گا۔ تا دوسرے مولوی عبرت پکڑیں۔ مگر یہ شرط ضروری ہوگی کہ قسم کھانے سے پہلے آپ جلسہ قسم میں چپ بیٹھ کر برابر دو گھنٹے تک میری وہ وجوہات سنیں جو میں اپنے الہام اور پیشگوئی کے صحت وقوع کے بارے میں بیان کروں گا۔ اور آپ کو اختیار نہیں ہوگا کہ کچھ چون وچرا کریں بلکہ میت کی طرح عالم خاموشی میں رہ کر سنتے رہیں گے اور پھر اُٹھ کر اسی عبارت کے ساتھ جو آپ اشتہار میں لکھ چکے ہیں تین مرتبہ قسم کھائیں گے اور ہم آمین کہیں گے۔ صرف اس قدر عبارت میں تبدیلی ہوگی کہ بجائے فوراً کے ایک برس کا نام لیں گے اور اگر

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ایک احسان اور بہت بڑا احسان جس نے جماعت احمدیہ کو ایک اکائی میں پرو یا ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت ہے

وہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام و مرتبہ کو سمجھتی ہے وہ بہر حال اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ خلافت سے جڑ کر رہنا ہی اصل چیز ہے۔اسی سے جماعت کی اکائی ہے۔اسی سے جماعت کی ترقی ہے۔اسی سے دشمنان احمدیت اور اسلام کے حملوں کے جواب کی طاقت ہم میں پیدا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اب اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ میں خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔

ہر یوم خلافت جو ہم مناتے ہیں ہمیں اپنی دعاؤں اور عبادتوں اور توحید پر قائم رہنے اور توحید کو پھیلانے کے معیاروں کو ماپنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ورنہ اگر یہ نہیں، اگر ہمارے معیار اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پہلے سے بلند نہیں ہو رہے تو جلسے،تقریریں، علمی باتیں اور خوشیاں منانا کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ پس اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔دعاؤں کی طرف ہماری توجہ ہوگی، توحید کی حقیقت کو سمجھنے کی طرف ہماری نظر ہوگی تو ہم میں سے ہر ایک ان فضلوں کا وارث بنے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا

جیسا کہ میں نے بتایا خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور پریشانیوں سے نجات پانے اور امن کی حالت میں آنے والوں کے لئے، اللہ تعالیٰ نے دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔پس یہی ہمارے اصل ہتھیار ہیں جن پر ہم مکمل اور مستقل انحصار کر سکتے ہیں۔

دشمن کے منصوبے بہت خطرناک ہیں۔دنیاوی نظر سے دیکھیں تو بظاہر خوفناک صورتحال نظر آتی ہے؛ خاص طور پر مسلمان ممالک اور پاکستان میں تو خصوصی طور پر۔لیکن اللہ تعالیٰ تو سب قدرتوں کا مالک ہے۔وہ خَیْرُ الْمَاکِرِیْن ہے۔دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملانے کی طاقت رکھتا ہے۔اور انشاءاللہ تعالیٰ ان سب کے مکر اُن پر الٹائے جائیں گے۔لیکن ہمیں دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتوحات کو سنبھالنے کے لئے بھی ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب آف امریکہ کی ربوہ میں شہادت۔شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

یہ شہید تو اپنی زندگی میں بھی کامیابیاں دیکھتا رہا اور مخلوق خدا کی خدمت کرتا رہا اور موت بھی ایسی پائی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے دائمی زندگی دے گی۔

اس پیارے شہید نے ربوہ کی زمین پر اپنا خون بہا کر ہمیں دعاؤں اور تدبیروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔پس اس طرف بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔دنیا کے احمدی بھی پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں کیونکہ وہ انتہائی ناقابل برداشت حالات میں اب رہ رہے ہیں اور یہ حالات جو ہیں یہ شدت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلے گی اور انشاءاللہ ضرور چلے گی تو ان کے نام و نشان مٹ جائیں گے۔نہ ظلم کرنے والے رہیں گے اور نہ ظلم کی پشت پناہی کرنے والے رہیں گے۔پس ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں، بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔اللہ تعالیٰ عوام الناس کو بھی علماء کے چنگل سے نکالے اور یہ حقیقت کو سمجھیں اور زمانے کے امام کو پہچاننے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 مئی 2014ء بمطابق 30 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 20 رجون 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک احسان اور بہت بڑا احسان جس نے جماعت احمدیہ کو ایک اکائی میں پرو یا ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت ہے۔جماعت احمدیہ کی تاریخ کے گزشتہ 106 سال اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جیسا کہ آپ علیہ السلام نے رسالہ الوصیۃ میں بیان فرمایا تھا افراد جماعت نے کامل اطاعت کے ساتھ نظام خلافت کو قبول کیا۔دنیا میں بسنے والا ہر احمدی چاہے وہ کسی قوم یا ملک سے تعلق رکھتا ہے اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے ساتھ جو خلافت علی منہاج النبوۃ کا سلسلہ شروع ہونا تھا اس سے جُڑ کر رہنا اس کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ مَیں ان لوگ کی بات نہیں کر رہا جو شروع میں علیحدہ ہو گئے اور ان کی اب حیثیت بھی کوئی نہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی اکثریت ہے، وہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام و مرتبہ کو سمجھتی ہے وہ بہر حال اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ خلافت سے جڑ کر رہنا ہی اصل چیز ہے۔اسی سے جماعت کی اکائی ہے۔ اسی سے جماعت کی ترقی ہے۔اسی سے دشمنان احمدیت اور اسلام کے حملوں کے جواب کی طاقت ہم میں پیدا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اب اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ میں خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف زبانی ایمان کا اعلان اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے والا نہیں بنا دیتا بلکہ آیت استخلاف میں جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں خلافت کا وعدہ فرمایا ہے، ان کے خوف کو امن میں بدلنے کی خوشخبری دی ہے، خلافت سے وابستہ رہنے والوں کو تمکنت عطا فرمانے کا اعلان فرمایا ہے وہاں ان انعامات کا صرف ان لوگوں کو مورد ٹھہرایا ہے جو عبادتوں اور دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور اس مقصد کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوں کہ خدا کی توحید دنیا میں قائم کرنی ہے۔پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے والے تو بہت سے ہوں گے لیکن حقیقی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے والے وہی ہیں جو ہر حالت میں صرف خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں۔غیر اللہ کی طرف اُن کی نظر نہیں ہوتی۔ پس ہر یوم خلافت جو ہم مناتے ہیں، ہمیں اپنی

دعاؤں اور عبادتوں اور توحید پر قائم رہنے اور توحید کو پھیلانے کے معیاروں کو ماپنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں، اگر ہمارے معیار اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پہلے سے بلند نہیں ہو رہے تو جلسے، تقریریں، علمی باتیں اور خوشیاں منانا کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ پس اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف ہماری توجہ ہوگی، توحید کی حقیقت کو سمجھنے کی طرف ہماری نظر ہوگی تو ہم میں سے ہر ایک ان فضلوں کا وارث بنے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔

گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے ذکر کیا تھا کہ ہر پریشانی اور ہر مشکل کے وقت ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے۔ دنیاوی طریقہ احتجاج جو ہے اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور پریشانیوں سے نجات پانے اور امن کی حالت میں آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس یہی ہمارے اصل ہتھیار ہیں جن پر ہم مکمل اور مستقل انحصار کر سکتے ہیں۔ دعاؤں کے ہتھیار کو چھوڑ کر ہم چھوٹے اور عارضی ہتھیاروں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں مل سکتی، نہ کبھی چھوٹے ہتھیاروں سے کسی کو کامیابی ملی ہے یا ملا کرتی ہے۔ انبیاء کی تاریخ میں ہمیں کامیابیاں انہیں دعاؤں کے ذریعہ سے ہی ملتی نظر آتی ہیں اور خاص طور پر جب ہم اسلام کی تاریخ دیکھیں اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے زمانے کو دیکھیں تو دنیاوی طاقت سے نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی فتوحات ملیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق فتوحات ملیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تمام تر وعدوں کے باوجود ان فتوحات کو حاصل کرنے کے لئے جان کی قربانیاں دینی پڑیں، عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے پڑے۔

یہاں ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں ایک احمدی کا ذکر کیا تھا جس نے اپنے شیعہ دوست کے حوالے سے بات کی تھی کہ تم لوگ صحیح جواب نہیں دیتے اور یہ بھی شاید مَیں نے بتایا تھا کہ لگتا ہے ان احمدی دوست کی سوچ بھی یہ ہے کہ دنیاوی کوشش کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ مَیں نے نام تو نہیں لیا تھا لیکن بہرحال سمجھ گئے۔ انہوں نے مجھے خط لکھا ہے کہ مَیں نے اپنے شیعہ دوست کا ذکر کیا تھا، میری ایسی سوچ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال مجھے اور مختلف جگہوں سے ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جن سے ایسی سوچ کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات دعاؤں سے ملنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمیں فرماتا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:03)۔ پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور اس کے لئے قربانیاں دے۔ پھر یہ جو عبادت اور قربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائیں گی۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ انسانی فطرت ہے اور یہ جو فطرت ہے اس کے مطابق لمبے عرصے کی پریشانیاں اور تنگیاں اور ابتلا انسان کو بے چین کر دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ ایسے حالات میں رسول اور مومنین بھی مَتٰى نَصْرُ اللّٰه کہ اللہ کی مدد کب آئے گی، اس کی آواز بلند کرتے ہیں۔ بے چین ہو کر ان کے دل سے یہ آواز بلند ہوتی ہے۔ مایوسی کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کے لئے، اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی گود میں ڈالتے ہوئے دعاؤں کو اپنی انتہا تک پہنچاتے ہوئے قربانیوں کے معیار قائم کرتے ہوئے یہ آواز بلند کرتے ہیں۔ تب پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ کہ سنو! یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 39 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) مختلف اوقات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کے قریب ہونے کے نظارے دیکھے ہیں۔ آپ کو بھی الہاماً یہی فرمایا گیا اور پھر عملاً دیکھا بھی۔ آپؑ نے تو یہ نظارے دیکھے ہی ہیں لیکن ہم نے بھی مختلف وقتوں میں دیکھے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دیکھتے رہیں گے۔ اس کے اپنے اپنے دائرے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اپنے نظارے دکھاتی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا فتح کی صورت میں آخری عظیم الشان نظارہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم دیکھیں گے۔ دشمن کے منصوبے بہت خطرناک ہیں۔ دنیاوی نظر سے دیکھیں تو بظاہر خوفناک صورتحال نظر آتی ہے، خاص طور پر مسلمان ممالک اور پاکستان میں تو خصوصی طور پر۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو سب قدرتوں کا مالک ہے وہ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ہے۔ دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان سب کے مکر اُن پر الٹائے جائیں گے۔ لیکن ہمیں دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتوحات کو سنبھالنے کے لئے بھی ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (النصر:4)۔ کہ پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور اس سے مغفرت مانگ۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کی ہم سب کو ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

مَیں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ قربانیوں کے مضمون کو تو ہم بہت حد تک سمجھتے ہیں لیکن دعاؤں کی حقیقت کو سمجھنے کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ اگر ہم نے ان قربانیوں کے پھل جلد سے جلد حاصل کرنے ہیں تو دعاؤں کے معیاروں کو بلند کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل:63) کہ (نیز بتاؤ تو) کون کسی بیکس کی بات سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ

”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل:63)“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے۔ ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے اور پھر اپنی نمازوں کو اپنی عبادتوں کو بھی سنوار کر ادا کرنے کی اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم دعاؤں کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔

ایم ٹی اے پر تو یہ دعائیں آتی رہتی ہیں لیکن بہرحال یاددہانی کے طور پر بتا دیتا ہوں۔ ان میں سے پہلے سورۃ فاتحہ ہے، اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔ درود شریف ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کا بہت زیادہ ورد کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامی دعا سکھائی گئی تھی۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) اس کو بہت زیادہ پڑھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو بولنے کے لحاظ سے زبان پر نہایت ہی ہلکے ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے ترازو میں بہت وزنی ہیں اور وہ خدائے رحمان کے بہت ہی پیارے ہیں اور وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ آپ نے فرمایا خدائے رحمان کے بہت پیارے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کے لئے یہ دعا بھی بہت ضروری ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 6406)

پھر یہ دعا تھی جو اَب بھی پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران:9)

یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خواب دیکھی تھی جس میں آپؑ نے بڑی تاکید فرمائی تھی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا والی۔ حضرت خلیفہ اول کو جب آپ نے یہ خواب سنائی تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ میں اب اسے کبھی پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔ بہت زیادہ پڑھوں گا اور یہ فرمایا کہ جہاں اس میں ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے وہاں یہ دعا نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے بھی بہت بڑی دعا ہے۔

(ماخوذ از تحریرات مبارکہ صفحہ 307-306 شائع کردہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ پاکستان)

پھر ایک دعا تھی جس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرۃ:251)

کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کی دعا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس فرماتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ کہ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

(سنن ابی داؤد اول کتاب الصلوۃ باب ما یقول الرجل اذا خاف قومًا حدیث نمبر 1537)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ کا ترجمہ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں پوری طرح واضح نہیں ہوتا، سمجھ نہیں آتی اس کا کیا مطلب ہے۔ نحر کے لغوی معنی بتاؤں تو شاید مزید واضح ہو جائے۔ اَلنَّحْرُ کہتے ہیں سینے کے اوپر کے حصہ کو یا سینہ اور گردن کے جوڑ کو اور خاص طور پر اس جگہ جہاں گڑھا ہے اس جگہ کو جو سانس کی نالی کا اوپر کا حصہ ہے۔ یعنی اس کا یہ مطلب بنے گا کہ اے اللہ! تُو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔ تُو ہی ہے جو ان شریروں اور فساد پیدا کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں کی طاقت توڑنے والا ہے۔ پس ان کا خاتمہ کر اور ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ استغفار کا بھی فرماتا ہے کہ بہت زیادہ استغفار کرو۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی دعا ہے۔

پھر اسی طرح کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک خواب کی بنا پر کہا تھا کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) کی دعا بہت زیادہ پڑھیں۔

پھر یہ دعا بھی اس میں شامل کریں جو میں نے گزشتہ خطبہ میں بتائی تھی کہ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران: 148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا ہے اسے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ دشمن اب اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے ہمیں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا کہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ پھر فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ یعنی پس پیس ڈال ان کو، خوب پیس ڈالنا۔ فرمایا کہ میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَكَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَاتَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ دعائیں ہیں ان کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اب اس کے بعد میں آج اپنے ایک انتہائی پیارے، مخلص، باوفا، نافع الناس اور بہت سی خوبیوں کے مالک جن کا نام ڈاکٹر مہدی علی قمر تھا ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کا ذکر خیر کروں گا جنہیں 26 رمئی کو ربوہ میں شہید کر دیا گیا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ صبح تقریباً پانچ بجے دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آئے جب یہ دارالفضل کے قریب بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہے تھے وہاں ان کو فائرنگ کر کے انہوں نے شہید کیا۔

یہ کہتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر مہدی علی صاحب جو ہارٹ سپیشلسٹ تھے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ہمراہ دو یوم قبل امریکہ سے وقف عارضی کے لئے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں تشریف لائے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی رہائش بھی وہیں تھی اور 26 رمئی 2014ء کی صبح بعد نماز فجر اہلیہ، ایک بیٹے اور عزیزہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جا رہے تھے۔ کچی سڑک پر بہشتی مقبرے کے گیٹ کے سامنے پہنچے تھے کہ ایک موٹر سائیکل پر سوار دو افراد آئے جنہوں نے آ کر ڈاکٹر صاحب پر فائرنگ کر دی اور فائر کر کے مین روڈ پر سرگودھا کی طرف فرار ہو گئے اور 11 گولیاں فائر کیں جوان کو لگیں جس سے ڈاکٹر صاحب کی موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب شہید کے خاندان کا تعلق گوکھووال ضلع فیصل آباد سے ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ چوہدری صاحب کی بیعت کے بعد اُن کے بھائی مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب نے بیعت کر لی۔ پھر یہ خاندان ربوہ شفٹ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب شہید کے نانا مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب شہید ربوہ کے مکینوں میں پہلے شہید تھے جو 1974ء میں سرگودھا سٹیشن پر فائرنگ سے شہید ہوئے۔ اس وقت ماسٹر ضیاء الدین صاحب محلہ دارالبرکات کے صدر اور تعلیم الاسلام سکول میں استاد بھی تھے۔

ڈاکٹر صاحب شہید 23 رستمبر 1963ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش کے روز حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ قمر الانبیاء کا وصال ہوا۔ اسی مناسبت سے ڈاکٹر صاحب کے والد نے ان کے نام کے ساتھ ''قمر'' کا لقب لگا دیا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے نانا شہید جو تھے انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے نام کا حصہ ''بشیر الدین'' بھی ساتھ شامل کر دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب شہید کا پورا نام ''مہدی علی بشیر الدین قمر'' ہو گیا۔ اور یہی نام ہر جگہ لکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب شہید نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں ہی تعلیم الاسلام سکول اور کالج میں لی۔ نہایت ذہین اور ہونہار طلباء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ پھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں میڈیکل کی تعلیم شروع کی۔ وہاں پڑھائی کے دوران احمدیت کی وجہ سے طلباء نے کافی مخالفت کی۔ کتابیں اور سامان وغیرہ جلا دیا جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے واپس ربوہ آ گئے۔ پھر حالات بہتر ہوئے تو دوبارہ جا کر تعلیم شروع کی۔ ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ پھر 1989ء سے جولائی 91ء تک دو سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعض ازاں اپنی والدہ کے ساتھ کینیڈا منتقل ہو گئے۔ کینیڈا میں میڈیکل کے امتحانات پاس کرنے کے بعد ہاؤس جاب کیا۔ پھر بروک لِن (Brooklyn) یونیورسٹی نیو یارک چلے گئے۔ وہاں کارڈیالوجی میں سپیشلائزیشن کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کولمبس اوہایو امریکہ میں آپ نے جاب شروع کیا۔ وہیں پھر مستقل رہائش اختیار کر لی اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بعد جب میں نے ڈاکٹروں کو تحریک کی تو یہ بھی وقف عارضی کے لئے آتے تھے۔ اس سے پہلے بھی دو دفعہ آ چکے تھے۔ اب تیسری دفعہ تشریف لائے تھے۔ جماعتی طور پر مختلف سطح پر ان کو کام کرنے کی توفیق ملی۔ بڑے نرم مزاج، نرم خو اور نرم رو شخصیت کے مالک تھے۔ ہر کسی کے ساتھ ہمدرد اور دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا یا تنگی ترشی نہیں کی۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے بتایا کہ میرے ساتھ بھی بے حد نرم رویہ رکھتے تھے۔ ہر طرح دلداری کرتے۔ غلطیوں کو ہمیشہ نظر انداز کیا۔ کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ بچوں کے لئے بڑے شفیق اور مہربان باپ تھے۔ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ انتہائی منکسر المزاج تھے۔ یہ کہتی ہیں کہ مجھے اگر کسی بات پر غُصّہ آ جاتا تو ہمیشہ کہتے غُصّہ نہیں کرتے۔ طبیعت میں عاجزی اور انکساری بہت تھی۔ سسرالی رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی خوشدامن نے بتایا کہ مَیں پانچ سال امریکہ جا کے ان کے پاس رہی اور انہوں نے کبھی اونچی آواز سے بات نہیں کی اور ہمیشہ اپنی ماں کی طرح میرا عزت و احترام کیا۔ مہمان نوازی ان کا ایک بہت بڑا شیوہ تھا۔ جماعتی تقریبات کے موقع پر اپنے گھر میں مہمان ٹھہرانے کا اہتمام کرتے۔ پھر ائیر پورٹ سے لانے لے جانے کا کام کرتے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کی کثرت سے امداد کیا کرتے تھے۔ شہید اپنے شعبہ کے علاوہ ادبی ذوق بھی رکھتے تھے۔ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کا مجموعہ کلام 'برگ خیال' کے نام سے طباعت کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح کیلیگرافی بھی اچھی کر لیتے تھے۔ ان کا خلافت سے انتہائی گہری محبت اور خلوص کا تعلق تھا اور ہر تحریک پر فوری لبیک کہنے والے تھے۔ بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے تھے۔ کولمبس کی مسجد کی تعمیر میں بھی ایک بہت خطیر رقم انہوں نے پیش کی۔ اس کی زیبائش اور آرائش کا کام بھی کیا۔ اسی طرح اپنے آبائی محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کی مسجد کے لئے بھی بڑی رقم دی۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے بھی عطیات کی فراہمی میں پیش پیش رہتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک ان کو شوق تھا اور دینی مطالعہ بھی اللہ کے فضل سے کافی تھا۔ یُوٹیوب پر غیر احمدیوں اور معترضوں کے اعتراضوں کے مؤثر جواب دینے میں مستعد تھے۔ ان کے لواحقین میں اہلیہ محترمہ وجیہہ مہدی اور تین بیٹے عزیزم عبداللہ علی عمر پندرہ سال، ہاشم علی عمر سات سال اور عزیزم اشعر علی عمر تین سال ہیں۔ ان کا یہ چھوٹا بچہ اس وقت ساتھ ہی تھا جب ان کو گولیاں ماری گئیں۔

ان کی شاعری کی بات کی تھی تو وہ نمونۃً مَیں بتا دوں۔ 28 رمارچ 2014ء کو انہوں نے جو اپنی آخری نظم کہی اس کے دو تین شعر یہ ہیں۔

موت کے رو برو کریں گے ہم — زندگی کے حصول کی باتیں
نہ مٹا پائے گا یزید کوئی — حق ہیں ابن بتول کی باتیں

....

سب فنا ہو گا پر رہیں گی تمام — باقی اللہ رسول کی باتیں

پھر ایک ان کا پرانا شعر پہلے کا بھی ہے کہ

اللہ تیری راہ میں یہی آرزو ہے اپنی
اے کاش کام آئے خون جگر ہمارا

پھر اپنی شاعری میں 'نور استخلاف' کے نام سے ایک نظم ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

رحمت حق نے پلایا ہے یوں جام زندگی
کہ بندھا اپنا خلافت سے نظام زندگی
رشک ہے شمس و قمر کو نور استخلاف پر
ابلیس کے چیلوں پہ ہے تاریک شام زندگی

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS — SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

ہادی علی صاحب جو ہمارے مبلغ سلسلہ ہیں یہاں بھی بڑا لمبا عرصہ رہے ہیں، ڈاکٹر صاحب ان کے چھوٹے بھائی تھے اور جس طرح ہادی علی صاحب کیلیگرافی کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب کو بھی اسی طرح کیلیگرافی کا بڑا شوق تھا، لکھا کرتے تھے۔ ہادی علی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی بہت ہی غیر معمولی انسان تھے۔ ان کی جدائی سارے خاندان کے لئے گویا ایک بہت بڑا صدمہ ہے مگر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا خاندان اللہ تعالیٰ کی رضا پر صدق دل سے راضی اور صابر اور شاکر ہے۔ مہدی علی شہید کی ای میلز پر اس طرح کے فقرے لکھے ہوتے تھے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ:84)۔ ان کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ بچپن سے ہی بہت پیاری مدبرانہ اور بزرگ طبیعت کے مالک تھے۔ فضولیات سے ہمیشہ بچتے۔ نہایت شوق اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتے۔ بچپن سے ہی ذیلی تنظیم کے فعال رکن تھے۔ جب طفل تھے تو صبح نماز فجر سے پہلے لوگوں کو جگانے کے لئے صَلِّ عَلٰی کیا کرتے تھے۔ بچپن سے ہی مطالعہ کا شوق تھا اور جماعتی کتب کا مطالعہ بہت کم سنی سے شروع کر دیا تھا۔

اکثر بزرگ جو آپ کے محلے میں رہتے تھے آپ ان سے استفادہ کیا کرتے تھے، اُن کے پاس جایا کرتے تھے۔ ان میں مولانا عبداللطیف بہاولپوری صاحب، اسی طرح صوفی بشارت الرحمن صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ ان کو ربوہ سے ایک خاص محبت تھی جو ساری زندگی آپ کے دل میں رہی یہاں تک کہ اپنی جان بھی اسی سرزمین ربوہ میں اپنے خدا کے حضور پیش کی۔ والدین کی خواہش پر ڈاکٹر بنے اور بہت پائے کے ڈاکٹر بنے اور کئی اعزازات حاصل کئے۔ یہ معمولی ڈاکٹر بھی نہیں تھے۔ طبیعت میں بہت ٹھہراؤ تھا۔ کبھی وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ ہمیشہ علم کی جستجو رہی۔ بچوں کی بھی بہت اعلیٰ تربیت کی۔ مصروف الاوقات ہونے کے باوجود اپنی بیوی بچوں کے لئے وقت نکالتے۔ اپنے بچوں کو قرآن کریم بھی انہوں نے خود سکھایا اور پڑھایا۔ یہاں ہمارے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی ہمیں وقت نہیں ملتا۔ دوسروں کے معاملے میں عفو سے کام لینے والے۔ خود تکالیف برداشت کر لیتے تھے اور پوچھنے پر یہی بتاتے تھے کہ اللہ کی رضا کی خاطر کر رہا ہوں۔ ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمود کہتے ہیں کہ ہم میڈیکل کالج میں روم مَیٹ تھے وہاں دیکھنے کا موقع ملا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور میرے سے سینئر تھے اس لئے کوئی غلط کام دیکھتے تو بڑے پیار سے رہنمائی بھی فرماتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ہمیشہ غالب رہا۔

ربوہ کا پہلا بلڈ بنک بھی ڈاکٹر مہدی علی شہید اور ڈاکٹر سلطان مبشر اور ڈاکٹر محمود صاحب نے شروع کیا لیکن اس میں زیادہ کوشش ڈاکٹر مہدی علی صاحب کی تھی۔ اب یہ بلڈ بنک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردگرد کے لوگوں کو بھی جب بھی خون کی ضرورت پڑے، خون مہیا کرتا ہے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ شہید نہایت عاجز اور منکسر المزاج طبیعت کے مالک تھے۔ ہمیشہ چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ ابھی کچھ دن ہوئے مجھے مل کے گئے تھے۔ جب سے ان کی شہادت کی خبر ملی ہے وہی مسکراتا چہرہ بار بار سامنے آ جاتا ہے۔ بڑا پرسکون چہرہ تھا اور جیسا کہ بعض لکھنے والوں نے لکھا ہے شہادت کے وقت بھی جو اُن کی تصویر دیکھی ہے سینہ خون سے بھرا ہوا ہے لیکن لگتا ہے بڑے پرسکون انداز میں سوئے ہوئے ہیں۔

عبدالسلام ملک صاحب جو کولمبس جماعت کے صدر ہیں کہتے ہیں کہ ڈاکٹر مہدی علی صاحب ہماری جماعت میں دس سال قبل آئے تھے اور شروع سے ہی ہماری لوکل عاملہ کے فعال رکن تھے۔ جماعت کی اطاعت کا بھرپور جذبہ ان کی ذات میں ودیعت تھا۔ کبھی کسی بات پر argument نہیں کرتے تھے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ہر بات قبول کرتے۔ کبھی یہ نہ کہتے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جب بھی کوئی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی ہمیشہ اسے عمدگی سے نبھایا۔

خلافت سے ایک والہانہ رنگ میں عشق تھا اور جب میں 2012ء میں وہاں کولمبس امریکہ کے دورے پر گیا ہوں تو رات بھر جاگ کر مسجد کی آرائش اور خطاطی کا کام کرتے رہے۔ کئی بینر لگائے اور ان کے بھائی ہادی صاحب بھی ساتھ تھے اور رات بھر مسجد میں کام کرنے کے بعد صبح اپنے ہسپتال کی ڈیوٹی بھی پوری نبھائی۔ اور پھر یہ کہ مسجد کی سجاوٹ پر جو بھی خرچ ہوا انہوں نے ہمیشہ اپنی جیب سے ادا کیا۔ اور جب مسجد میں کام کر رہے ہوتے تھے تو کوئی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ آپ اتنے بڑے ڈاکٹر ہیں۔ نہایت سادگی سے اپنی خدمت کر رہے ہوتے تھے۔ مالی قربانی میں صف اول میں رہے۔ عبدالسلام ملک صاحب بھی ڈاکٹر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مجھے بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ کئی دفعہ ایسا ہو جاتا کہ آپ کی کامیابی کو دیکھ کر بعض دوسرے لوگ حسد کی بنا پر مشکلات کھڑی کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ان مشکلات کا سامنا کرتے۔ کبھی آپ کو میں نے غصّے میں نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہی پرسکون اور مسکراتے ہوئے پایا۔ اور یہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں کیا ضرورت ہے پریشان ہونے کی۔ خلیفۂ وقت کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں کوئی فکر کی بات نہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں یہاں آئے چند دن رہے اور بڑے خوش تھے۔ جا کے دوستوں کو بتایا کہ مَیں مل کے آیا ہوں۔ میٹنگ کی باتیں کیں۔

یہ ایک لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ کی ای میل پر یہ بھی لکھا ہوتا تھا کہ اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو جو تم دوسروں میں دیکھنا چاہتے ہو اور خود اس کی زندہ مثال تھے۔

ڈاکٹر نوری صاحب جو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہمارے ڈاکٹر ہیں کہتے ہیں ڈاکٹر مہدی علی صاحب مریضوں میں بے حد مقبول تھے۔ غریب اور نادار مریض آپ کے پاس بہت خوشی اور امید سے علاج کے لئے آتے تھے۔ ذاتی دلچسپی اور توجہ سے ہر مریض کو دیکھتے۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ لباس اتنا سادہ ہوتا کہ ان کو مریضوں کے درمیان دیکھ کر پہچاننا مشکل ہوتا تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں خدمت کے لئے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر اور بغیر کسی تکلف کے پیش کیا۔ ارادے کے بہت پکے تھے۔ بے لوث خدمت خلق کے لئے ان کا اس ہسپتال میں آتے رہنا اپنے پیشہ کے ساتھ پرخلوص وابستگی کا ثبوت ہے۔ انتہائی عاجز انسان تھے۔ حافظہ کمال کا تھا۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ساتھ شاعری اور کیلیگرافی میں بھی دلچسپی تھی۔

ہمارے ہاں مبارک صدیقی صاحب جو ہیں وہ بھی ان کے کلاس فیلو تھے۔ کہتے ہیں کہ مہدی علی بچپن سے ہی مومنانہ صفات کے حامل خوبصورت اور ذہین انسان تھے۔ جماعت احمدیہ کے جان نثار خادم اور خلافت سے از حد پیار کرنے والے تھے۔ علم اور مالی فراخی میں ہمیشہ ہم سے بہت آگے ہونے کے باوجود انتہائی حلیم اور عاجز قسم کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کہ سکول کے زمانے میں بعض اوقات میرے پاس کورس کی ساری کتابیں نہیں ہوتی تھیں تو یہ مجھے کہتے کہ آدھا دن کتاب میں نے پڑھ لی ہے اب آدھا دن کتاب تم پڑھ لو۔ حتی کہ بعض اوقات عین اس وقت جب اگلے روز امتحان ہوتا تھا آپ جلدی جلدی کتاب پڑھ کر مجھے پکڑا جاتے کہ اب باقی دن تم پڑھ لو۔ اس کے باوجود بھی آپ زیادہ تر اول پوزیشن ہی حاصل کرتے تھے۔ گزشتہ دنوں جب لندن آئے تھے تو میں نے کہا امریکہ کے ایک بڑے سرجن بن گئے ہیں تو اب کسی اچھے ریسٹورنٹ میں لے کے چلتے ہیں۔ کہنے لگے میں وہی عاجز انسان ہوں۔ کسی غریب سے ہوٹل میں چلے جائیں وہیں کھانا کھا لیں گے۔ کبھی آپ کے منہ سے غیر شائستہ لفظ نہیں سنا۔ نظام جماعت کے بارے میں بڑی غیرت رکھتے تھے اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ آپ کے سامنے کسی چھوٹے سے چھوٹے جماعتی عہدیدار کے خلاف بھی کوئی بات کر سکے۔ ایک مثالی احمدی تھے۔ غریب دوستوں کی مالی مدد کرتے تھے لیکن ایسے رنگ میں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

ان کے ایک دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کی آواز نہایت رسیلی اور دلکش اور دلربا تھی۔ تلاوت اور تقریر کے مقابلوں میں بچپن سے ہی حصہ لیا کرتے تھے۔ ہمیشہ اچھی پوزیشن لیتے رہے۔ کہتے ہیں حضرت مصلح موعود کے چند شعر اکثر پڑھا کرتے تھے جو ابھی بھی ان کی شہادت کے بعد میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے وہ شعر یہ ہیں کہ

عبث ہیں باغ احمد کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولیٰ کی تقدیریں
بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہے
نگاہیں اس کی بجلی ہیں تو آہیں اس کی شمشیریں
تیری تقصیریں خود ہی تجھ کو لے ڈوبیں گی اے ظالم
لپٹ جائیں گی تیرے پاؤں میں وہ بن کے زنجیریں

(کلام محمود صفحہ 282 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب لکھتے ہیں کہ غریبوں کا بہت خیال رکھنے والے تھے۔ گزشتہ سال آئے تو بنک اکاؤنٹ کھلوا کے مجھے بتایا کہ میں نے یہاں پیسے جمع کروا دیئے ہیں ان سے ضرورتمندوں کی مدد کر دیا کرو۔ ایک دن فون آیا کہ فلاں جماعت کا سابق کارکن ہے۔ اب وہ کارکن نہیں اور ان کو پیسوں کی ضرورت ہے۔ وہ مکان بنا رہے ہیں تو ان کو ایک لاکھ روپیہ دے دو۔ اسی طرح یہ بھی کہا کہ اگر کوئی سٹوڈنٹ جو میڈیکل کالج میں پڑھنا

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

چاہے تو میں اس کا سارا خرچہ دوں گا۔

ان کے ایک دوست حافظ عبدالقدوس نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب فضل عمر ہسپتال میں تھے تو ایک دن دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور بتایا کہ یہ لاوارث مریض ہے اسے ایک بوتل خون تو میں نے دے دی ہے، ایک کی مزید ضرورت ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ دیں۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے سامان وغیرہ بھیجتے رہتے تھے۔ جو Stent وغیرہ آپریشن کے لئے ڈالتے ہیں اور کہتے تھے ہسپتال کی خدمت کر کے مجھے بڑا فخر ہے۔ پھر یہ بھی چاہتے تھے کہ ربوہ میں مکان بناؤں تا کہ جماعت کی رہائش پر بوجھ نہ بنوں۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں بھی ان کو تسلی تھی۔ باوجود امریکہ میں رہتے ہوئے اللہ کے فضل سے اچھی تربیت ہو رہی ہے کیونکہ خود ذاتی طور پر توجہ دیتے تھے۔

ان کے ایک دوست کہتے ہیں کہ ہمارا بڑا پیارا بھائیوں جیسا تعلق تھا۔ اس سال ہفتہ کی رات کو ربوہ پہنچے تو فوراً آنے کو کہا۔ رات کے دس بجے تھے۔ میں نے آرام کرنے کو کہا مگر انہوں نے کہا کہ نہیں ابھی آ ؤ۔ خیر ملاقات ہوئی۔ بہت پیار سے ایک جدید سٹیتھوسکوپ کا تحفہ پیش کیا جسے خاص طور پر لائے تھے اور پھر نمازوں کے بارے میں قبلے کا رخ وغیرہ پوچھا۔ کہتے ہیں رات کو ملاقات ہوئی۔ سوا گیارہ بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ میں سوا گیارہ بجے اٹھ کے آ گیا اور خدا حافظ کہہ کے رخصت کیا اور چند گھنٹوں کے بعد ہی صبح جب بہشتی مقبرے گئے تو وہیں جام شہادت نوش کیا۔

Dawn اخبار کی ویب سائٹ پر ڈاکٹر صاحب کی شہادت پر جماعت احمدیہ کی مخالفت کا پس منظر بیان کر کے یوں ذکر کیا گیا ہے کہ

ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کوئی عام ڈاکٹر نہیں تھے۔ انہوں نے امریکن کالج آف کارڈیالوجی سے ینگ انوسٹی گیٹر (young investigator) کا ایوارڈ حاصل کیا اور سال 2003ء اور 2004ء میں امریکہ کے بہترین فزیشنز میں ان کا شمار ہوا۔ اس کے علاوہ سال 2005ء، 2006ء، 2007ء میں مسلسل تین سال تک اور 2009ء، 2010ء، 2011ء اور 2012ء میں مسلسل چار سال تک امریکہ کے بہترین کارڈیالوجسٹ میں ان کا شمار ہوا۔ نیز انہیں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی جانب سے فزیشن ریکگنیشن (recognition) کا بھی ایوارڈ ملا۔ پھر اخبار والے یہ لکھتے ہیں کہ میں نے انٹرنیٹ پر مہدی صاحب کے ایک پروفائل پر ان کی مسکراتی ہوئی روشن تصویر دیکھی جس کے ساتھ ان کے یہ الفاظ لکھے تھے کہ میں اعلیٰ ترین پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھتے ہوئے مریض کی بہترین دیکھ بھال پر یقین رکھتا ہوں تا کہ ان اداروں کی ترقی میں معاون ثابت ہو سکوں جن سے مَیں وابستہ ہوں۔ میری ترجیح پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو قابلیت، سچائی اور دیانت داری سے نبھانا ہے اور یقیناً قابلیت، سچائی اور دیانت داری سے انہوں نے یہ سب نبھایا۔

پھر آخر میں لکھنے والے نے لکھا کہ ڈاکٹر مہدی علی قمر! میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو بچا نہیں سکا لیکن میں نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مَیں نے اپنی سلامتی خطرے میں ڈال دی ہے تا کہ کل میں ایسے نہ مروں کہ میری آواز نہ سنی گئی ہو۔

پھر پاکستان، امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور دنیا کے متعدد اخباروں اور نیوز چینلز نے اس نہایت بہیمانہ قتل اور انسانیت سوز فعل کی سخت مذمت کی ہے۔ اب تک ان اخباروں اور دیگر ذرائع ابلاغ کی تعداد تیس سے زیادہ ہے جن میں خبریں شائع ہوئی ہیں۔ جس میں National Post Canada، The star Canada، CBC، News Canada، Global News، CNN، U.S.A Today، New York Times، Washington Post، Columbus Dispath، The Wall Street Gournal (اور یہ بہت بڑا مشہور اخبار ہے)، The Express Tribune، Washington Times، The Stragetic، Intelligence، Daily Mail، BBC Urdu، الجزیرۃ، ڈان وغیرہ۔ ان تمام تر اخباروں اور ذرائع ابلاغ میں جہاں ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کے بہیمانہ قتل کی مذمت کی گئی ہے وہیں جماعت احمدیہ کے تعارف اور پچھلی کئی دہائیوں سے ہونے والے جبر و تشدد کا بھی انتہائی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ ان تمام تر اخباروں اور دوسرے میڈیا نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا ذکر کیا ہے وہیں اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو جہاد کے نام پر مظلوموں کو قتل کرنے کی مذمت کرتی ہے۔ اسی طرح بعض اخباروں نے جماعت کے فلاحی کاموں کو بھی سراہا۔ پس یہ جان دے کر بھی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول گئے اور دنیا کو متعارف کروا گئے۔

وال سٹریٹ جنرل امریکہ کا مشہور اخبار ہے، دنیا میں کئی جگہ چھپتا ہے۔ اس کے تجزیہ نگار نے شہادت کے واقعہ، جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کے خلاف ہونے والے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی چیئر پرسن صاحبہ کا تجزیہ پیش کیا کہ گو پاکستان میں تمام تر اقلیتیں ہی مظالم کا شکار ہیں مگر جماعت احمدیہ سخت ترین ظلموں کا شکار ہے۔ پاکستان کی کئی لوکل اخباریں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز خبریں شائع کرتی رہتی ہیں۔ اگر مسیحی برادری کے خلاف دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ملک کے وزیر اعظم خود اظہار افسوس کرنے اور متاثرین سے ملنے جاتے ہیں مگر احمدیوں کے حق میں کوئی کھڑا ہونے والا نہیں۔ (احمدیوں کے حق میں خدا کھڑا ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔)

تجزیہ نگار نے شہید کے ایک ساتھی ڈاکٹر شنتانو سنہا کا بھی انٹرویو شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر سنہا نے شہید مرحوم کے متعلق کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں ان سے زیادہ دیانتدار اور خوش اخلاق شخص نہیں دیکھا۔ آپ کے جسم میں ایک بھی شر پسند ذرہ نہ تھا۔ آپ بہت زیادہ خدمت خلق کرنے والے شخص تھے اور گو کہ آپ جانتے تھے کہ آپ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آ سکتا ہے مگر اس کے باوجود خدمت خلق کے لئے پاکستان گئے۔ میں بس اس قدر چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ کس طرح ایک انتہائی بااخلاق انسان جو انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے گیا ہوا تھا اس کو انتہائی بہیمانہ انداز میں قتل کر دیا گیا۔ پھر آخر میں پولیس انسپکٹر کی طرف سے صرف اس قدر بات درج کی ہے کہ پولیس والوں نے کہا ہم کوئی روشنی نہیں ڈال سکتے اور ایک پولیس اہلکار کا یہ بیان ہے کہ ہم اکثر ایسے پمفلٹ دیکھتے رہتے ہیں جن میں ربوہ کے اس ہسپتال اور یہاں علاج کروانے کی مخالفت کی جاتی ہے اور غالباً یہ قتل بھی اسی سے متعلق ہے۔

اسی طرح الجزیرۃ کے ایک تجزیہ نگار نے بھی یہی لکھا ہے کہ اکثر احمدیوں کے خلاف ظلم اور تشدد کی خبریں ملتی رہتی ہیں اور مجرم یہ ظلم اس تسلی کے ساتھ کرتے ہیں کہ حکومت انہیں سزا دینے کے لئے کچھ نہیں کرے گی۔

واشنگٹن پوسٹ میں بھی شہادت کی خبر شائع ہوئی اور اسی طرح لکھا کہ جرم اس لئے ہو رہے ہیں کہ پتا ہے کچھ نہیں ہونا۔

پھر لنکاسٹر ایگل گزٹ (Lancaster Eagle Gazette) جو کہ اس علاقے کا اخبار ہے جہاں ڈاکٹر صاحب خدمت انجام دے رہے تھے۔ اس اخبار نے ایک تفصیلی مضمون مرحوم کی شہادت پر شائع کیا جس میں مرحوم کے ساتھ کام کرنے والوں کے تاثرات بھی درج کئے گئے۔ کیلی موریسن جو وہاں کارڈیو ویسکولر بزنس ڈیویلپمنٹ کے مینیجر ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ایک انتہائی افسوسناک وقت ہے اور یہاں ہسپتال میں ہر ایک کی آنکھ آنسوؤں سے تر ہے۔ پھر تجزیہ نگار نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ مرحوم گورڈن بی سنائڈر (Gordon B. Snider) کارڈیو ویسکیولر انسٹی ٹیوٹ کے بانی ڈاکٹروں میں سے تھے اور انہیں 2013ء میں عظیم الشان خدمت خلق یعنی لیجنڈری فلنتھراپسٹ کا اعزاز بھی ملا تھا۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مرحوم کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد بلکہ کمیونٹی کا ہر فرد متاثر ہوا ہے۔ ان کے مریض بھی اخباروں میں ان کی بڑی تعریفیں کر رہے ہیں۔ کولمبس ڈِسپیچ نے اپنی خبر میں مرحوم کے بڑے بیٹے کا انٹرویو لیا۔ یہ لکھتا ہے کہ سولہ سالہ عبداللہ علی سے جب پوچھا گیا کہ وہ اپنے والد صاحب کے اس طرح قتل کئے جانے پر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ I am disappointed. نامہ نگار نے اس جواب کو پسند کرتے ہوئے خاص طور پر ذکر کیا کہ اس بچے کے دل میں غصہ یا انتقام کا جذبہ نہیں۔

Fox 28 Columbus نے بھی مرحوم کی شہادت کا ذکر کیا اور مرحوم کے بڑے صاحبزادے عبداللہ علی کا انٹرویو بھی شائع کیا جس میں انہوں نے کہا کہ میرے والد صاحب ایک عظیم شخص تھے اور مجھے یقین ہے کہ اگر قاتل کچھ دیر رک کر آپ سے بات کرتے تو یقیناً آپ ان کی زندگی میں بھی کوئی مثبت تبدیلی لے آتے۔ انہوں نے یہ قتل صرف ایک ایسی جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا ہے جن کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ اور یہی حالت ہے۔ مولویوں نے صرف زہر بھر دیا ہے۔ خود ان کو پتا ہی نہیں کہ کیا ہے کیا نہیں؟

بی بی سی اردو نے بھی مرحوم کی شہادت اور احمدیوں کے خلاف ظلم و ستم کا ذکر کیا نیز طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے خلاف چھپنے والے پمفلٹ کا عکس بھی شائع کیا جس میں لکھا ہوا ہے کہ طاہر ہارٹ میں علاج کروانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ نیز احمدیوں سے تعلق رکھنے والا خود بھی کافر ہو جاتا ہے۔ انا للہ۔

بہر حال یہ شہید تو اپنی زندگی میں بھی کامیابیاں دیکھتا رہا اور مخلوق خدا کی خدمت کرتا رہا اور موت بھی ایسی پائی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے دائمی زندگی دے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس پیارے بھائی کو جنت میں اعلیٰ درجے عطا فرمائے۔ لحہ لحہ ان کے درجات کی بلندی ہوتی رہے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں اس کو جگہ دے۔ ان کے بیوی بچوں کو بھی اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ڈاکٹر صاحب شہید کی تمام نیک خواہشات اور دعائیں جو انہوں نے اپنے بچوں کے لئے کیں، انہیں قبول فرمائے۔

جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ ہماری ترقیات اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہمارے پاس دعاؤں ہی کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ ظاہری سامان کی طرف بھی توجہ دلائی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونے چاہئیں جس حد تک ہو سکتا ہے۔ اس لئے ربوہ میں اس واقعہ کے بعد اب ربوہ میں انتظامیہ کو بھی پہلے سے زیادہ چوکس اور ہشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اپنی تدبیروں اور وسائل کو انتہا تک پہنچائیں پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑیں اور پھر ربوہ کے ہر شہری کو بھی چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اس پیارے شہید نے ربوہ کی زمین پر اپنا خون بہا کر ہمیں دعاؤں اور تدبیروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے احمدی بھی پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں کیونکہ وہ انتہائی ناقابل برداشت حالات میں اب رہ رہے ہیں اور یہ جو حالات ہیں یہ شدت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اب تو پورا ملک ہی ظلموں کی داستان بن کے رہ گیا ہے۔ کچھ دن ہوئے ہائیکورٹ کے اندر پتھر مار مار کر ایک عورت کو مار دیا۔ روزانہ وہاں قتل و غارت ہو رہی ہے اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایک احمدی کو شہید کیا تو اس کا بدلہ یہ ظلم اور یہ سب کچھ ہے۔ جب یہ ظلم کیا گیا تو سرکاری اہلکار بھی وہاں یقیناً موجود ہوں گے، پولیس بھی موجود ہو گی ان کے سامنے ہوا۔ اور پاکستان میں ہر ایک پہ جو ظلم ہو رہا ہے وہ اللہ اور رسول کے نام پر ہو رہا ہے۔ اس رسول کے نام پر ہو رہا ہے جو محسن انسانیت ہے۔ اس رسول کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمت للعالمین ہے۔ پس ہمارے دل اس بات سے زخمی اور چھلنی ہوتے ہیں کہ اگر ظلم کرنے ہیں تو کم از کم اللہ اور رسول کے نام پر ظلم تو نہ کرو۔ اس محسن انسانیت اور رحمت للعالمین کے نام پر ظلم تو نہ کرو۔ اسلام کو بدنام تو نہ کرو۔ لیکن یہ ان کو سمجھ نہیں آتی اور ان کو پتا نہیں ہے یہ کس طرف جا رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلے گی اور انشاء اللہ ضرور چلے گی تو ان کے

نام ونشان مٹ جائیں گے۔ نہ ظلم کرنے والے رہیں گے اور نہ ظلم کی پشت پناہی کرنے والے رہیں گے۔ پس ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں، بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو بھی علماء کے چنگل سے نکالے اور یہ حقیقت کو سمجھیں اور زمانے کے امام کو پہچاننے والے ہوں۔

نماز جمعہ کے بعد میں انشاء اللہ شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ❀❀

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2014

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو آٹھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 50 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو پچاس کے زمرہ میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں اَن فِٹ Unfit ہوجائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔

شرائط داخلہ یہ ہیں:

1۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2014ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچادیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 5 اگست 2014ء تک قادیان پہنچ جائیں۔ 3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کیلئے اُمیدوار طلبہ کا 6/اگست 2014 بروز بدھ صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام واحمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کردیا جائے گا۔

6۔ امراء صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کیلئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء رابطہ نمبر: 09463324783, 09646934736 , 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو..... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔'' (خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۳۸)

اسی ضمن میں 11 نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے کے لئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین۔'' (الفضل 15 نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

بمطابق اعلان روزنامہ الفضل قادیان 29 نومبر 1938 مخلصین جماعت کا تحریک جدید کے آغاز سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20 رمضان المبارک یعنی 19 جولائی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ ضلعی و مقامی امراء کرام صدران و سیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 19 جولائی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 25 جولائی تک بذریعہ فیکس یا ای میل وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

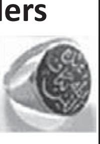
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن (برطانیہ) سے روانگی اور بیت السبوح فرانکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود * احباب جماعت کی طرف سے پُرجوش والہانہ استقبال * انفرادی و فیملی ملاقاتیں * کم و بیش 350 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا * تقریبات آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

2 جون 2014ء بروز سوموار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح پونے دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہرایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ امیر صاحب جماعت برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover کی طرف جاتے ہوئے، Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم منیرالدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن، مکرم سید وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ، مکرم محمود احمد خان صاحب حفاظت خاص اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا بارہ بجے Channel Tunnel پہنچے۔لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد قریباً ایک بجے گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین اپنے وقت کے مطابق ایک بج کر بیس منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔اس سرنگ کا گہراترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل (Tunnel) ہے۔

قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر 55 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

ٹرین کے رُکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر Calais شہر کے علاقہ Courte کے ایک ریسٹورنٹ Chemin Vert Paille کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا اور پروگرام کے مطابق اسی جگہ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت جرمنی کے خدام کی ایک گاڑی قافلہ کو Escort کرتے ہوئے ریسٹورنٹ کے اس پارکنگ ایریا میں لے آئی جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد اطہر زبیر صاحب اور مکرم فیضان احمد صاحب انچارج سیکورٹی نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ریسٹورنٹ کے ایک بیرونی حصہ میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر محمد اطہر زبیر صاحب سے ملک Sao Tome کے حالیہ سفر اور وہاں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت ہونے والے کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز حضور انور نے مختلف امور کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں چار بج کر بیس منٹ پر یہاں سے آگے سفر پر روانگی ہوئی اور مزید 31 کلومیٹر کے سفر کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کرکے ملک بیلجیم کی حدود میں داخل ہوئے اور بیلجیم میں 308 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کرکے ملک جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے اور جرمنی میں مزید 265 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً نو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی جماعت کے مرکز ''بیت السبوح'' فرانکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرانکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں اور جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کررہے تھے۔فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور احباب پُرجوش انداز میں نعرے بلند کررہے تھے۔اور مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرانکفرٹ، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ فرانکفرٹ اور مکرم عبدالسمیع صاحب شعبہ جائیداد بیت السبوح نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی اپنے آقا کا دیدار کررہی تھیں اور شرف زیارت سے فیضیاب ہورہی تھیں تو دوسری طرف کھڑے مرد حضرات پورے ولولہ اور جوش سے نعرے بلند کررہے تھے۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب اور فیملیاں فرانکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں اور جماعتوں کے علاوہ Wiesbaden,Darmstadt, Hanau, Offenbach, Friedburg, Dietzenbach, Bad Vilbel, Karben, Taunus, Gross Gerau, Dieburg, Neu Isfnburg, Dreieish, Langen, Nidda, Rodgau اور Appelheim کے علاقوں اور جماعتوں سے بھی آئے تھے اور لمبے سفر کرکے آئے تھے۔بعض دُور کی جماعتوں مثلاً eidelberg سے آنے والے احباب 145 کلومیٹر، Kassel سے آنے والے افراد 170 کلومیٹر، Kol سے آنے والے احباب پانچصد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے بیت السبوح پہنچے تھے۔

ان استقبال کرنے والے احباب مردوخواتین بچے بچیوں کی تعداد پندرہ صد سے زائد تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دورویہ کھڑے اپنے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں نو بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے آنے والے سبھی احباب مردوخواتین نے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔ دونوں مردانہ ہال اور خواتین کے دونوں ہال بھرے ہوئے تھے اور ایک بڑی تعداد میں احباب نے باہر کھلے حصہ میں بھی نماز ادا کی۔ ان احباب میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی تھی جو دوران سال پاکستان سے یہاں پہنچے تھے اور اُن کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے اور سجدات شکر بجالاتے تھے اور آج ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہورہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کررہے تھے۔ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہورہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے کہ انہوں نے انتہائی قریب سے اپنے آقا کا چہرہ مبارک دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ برکتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔آمین

3 جون 2014ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر بیت السبوح کے مسجد ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔ آج صبح کے اس سیشن میں 25 فیملیز کے 90 افراد اور پچاس احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 140 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کے 51 مختلف شہروں اور جماعتوں سے آئے تھے۔ اور بعض علاقوں سے لمبے سفر طے کرکے پہنچے تھے چند علاقوں کے نام درج ذیل ہیں

Lahir, Bad Soden, Babenhausen, Köln, Calw, Fulda, Neuhof, Groß Gerau, Frankthal, Bruchsal, Bocholt, Wießbaden, Offenbach, Waben,

Mannheim, Eich Worms, Dresden, Ginsheim, Münster, Friedberg, Maintal, Hannover, Mörfelden, Iserlohn, Darmstadt, Auf Esch, Würzburg, Rüsselsheim, Bremen, Stuttgart.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ جو خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم جازب محمود، کریم عبداللہ خان، ارحم ملک، رانا شازل احمد، حمزہ احمد شکور، خاقان احمد چوہدری، انصر احمد سولنگی، فارس احمد، موسیٰ طارق کاہلوں، معاذ احمد چوہدری۔

عزیزہ پلواشہ احمد، کاشفہ احمد، صبیحہ محمود، بارعہ امجد، عائزہ احمد، عزیزہ لاریب انوار، شائلہ احمد بٹ، مسکان حمید، لائبہ صدیقی، سائرہ ضیاء، عزیزہ ثانیہ علیشہ احمد، جانیقہ احمد، سیدہ تنزیلہ شاہ، مشعل مرزا، عزیزہ عروبہ آفرین رائے۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے نماز ظہر عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جرمن احمدی دوست Musa Peter Flechtner صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ موصوف نے 26 سال قبل تھائی لینڈ میں ایک خاتون سے شادی کی جس کا باپ احمدی تھا۔ چنانچہ یہ اپنے سسر کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہوئے اور پھر جرمنی آنے کے بعد بھی جماعت سے رابطہ رکھا اور مختلف مقامات پر جماعت کی خدمت کرتے رہے اور احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ یکم جون 2014ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن نے دفتری ملاقات کی اور بعض امور کے بارہ میں رہنمائی حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 150 افراد نے اور 55 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج صبح اور شام کے سیشن میں جن فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ قریباً سبھی اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پا رہے تھے۔ اور ان میں سے ایک بڑی تعداد اُن مظلومین کی تھی جو پاکستان میں اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم و ستم اور اُن کی طرف سے دی جانے والی اذیّتوں سے ستائے ہوئے اپنے گھر بار چھوڑ کر، اپنے عزیز و اقارب سے دور یہاں اس دیار غیر میں آ بسے تھے۔ آج کا دن ان کی زندگیوں میں بے انتہا برکتیں سمیٹے ہوئے آیا تھا۔ ان کے جذبات ناقابل بیان تھے۔ ملاقاتوں میں پیارے آقا کا شرف دیدار پایا، اپنے آقا کا قرب پایا اور ان چند لمحات میں بے انتہا برکتیں سمیٹیں اور سب تکالیف اور پریشانیاں کافور ہوئیں اور تسکین قلب پا کر نمناک آنکھوں اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ان کی تمام پریشانیاں راحت و سکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے بابرکت فرمائے اور ان کی نسلیں بھی اس سے فیضیاب ہوں۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

پروگرام کے مطابق نو بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزہ سجل رشید، انیشہ اعوان، حائفہ یوسف، عیشا طارق، رومانہ ندیم، صالحہ ملک، ثمرین ملک، مدیحہ ملک، عظمیٰ ملک، خنسۂ محمود، ایشا ماہ نور خان، نورین اقبال، حدیقہ احمد، عطیۃ البصیر، شافیہ ظہیر۔

عزیزم فیصل حسّان احمد، شاہ زیب تنویر، منیب ملک سجیل ظفر، واصف کامران، سرمد احمد کھوکھر، عدنان احمد، انتصار احمد، سفیر ظہیر، ملک سفیر احمد، رائے رافع احمد۔

تقریب آمین کے بعد نو بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

★★★★

ویزبادن میں حضور انور ایدہ اللہ کا ورود مسعود۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ مسجد مبارک ویزبادن کی تقریب سنگ بنیاد میں مختلف سیاسی و سماجی اہم شخصیات کی شمولیت۔ حکومتی نمائندوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی فلاحی سرگرمیوں پر خراج تحسین اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار

جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں جہاں بھی جب بھی مسجد بنی ہے وہاں پیار اور محبت کے سوتے اور چشمے پہلے سے بڑھ کر پھوٹے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو یہاں بھی پہلے سے بڑھ کر اس کا اظہار ہوگا۔

مسجد مبارک ویزبادن کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچانو اور مخلوق کی خدمت کرو۔ احمدی جہاں بھی جاتے ہیں محبت کا پیغام لے کر جاتے ہیں۔ اگر دنیا میں محبت اور امن پھیلانا ہے تو ہمیں لوگوں کی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا ہوگا۔ بجائے دوسروں کی غلطیاں ڈھونڈنے کے اپنی غلطیاں دیکھنی چاہئیں۔

(ویزبادن کی نمائندہ جرنلسٹ کی درخواست پر ویزبادن کے لوگوں کے لئے حضور انور کا خصوصی پیغام Journal)

’خلیفۃ المسیح دنیا میں ایک تبدیلی کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت سے محبت جھلکتی ہے‘۔ ’میں خلیفہ کا جو پیغام ساتھ لے کر جا رہی ہوں وہ محبت ہے‘۔ ’خلیفہ کے خطاب نے ہم پر بہت گہرا اثر کیا ہے‘۔ ’آپ کے خطاب کے الفاظ بہت اثر کرنے والے تھے‘۔ ’یہ تقریب بہت متاثر کن تھی‘۔

(تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ مسجد مبارک ویزبادن کی تقریب سنگ بنیاد کی پریس اور میڈیا میں کوریج

---

4 جون 2014ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔

آج پروگرام کے مطابق 25 فیملیز کے 81 افراد اور 18/افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی جماعتوں Bischofsheim, Ridstadt, Viersen, Fulda, Koblenz, Heilbronn, Groß Gerau, Rödermark, Erfelden, Herford, Mulheim, Herborn, Grünberg, Ludwigshafen, Bad Soden, Hof, Frankfurt, Zwickau Ave, Rüsselsheim, Heidelberg, Oldenburg, Wabern, Nidda, Nauheim اور Northeim سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے پاکستان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آج بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے والی فیملیز اور احباب میں بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے ملنے کا شرف پا رہے تھے۔ یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے کہ ان کی زندگی میں آج یہ مبارک اور بابرکت دن آیا کہ وہ اپنے آقا کے قرب میں چند گھڑیاں گزار رہے تھے اور تسکین قلب بھی حاصل کر رہے تھے اور کبھی نہ ختم

ہونے والی دعاؤں کے خزانے بھی لے کر یہاں سے رخصت ہو رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 40 منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں اس تقریب میں شامل ہوئے:

عزیزم حزقیل احمد عباس، روشان احمد، ذیشان خان، آریان ورک، ہارون محمود، مظفر احمد فاروقی، آیان احمد، آصف اقبال، عثمان راشد کاہلوں، اریز احمد چٹھہ، پرویز اختر۔ عزیزہ عریشہ دارین احمد، مناہل بٹ، مدیحہ محمود، اقرء اعوان، ثانیہ احمد، صفیہ ساجد، بارعہ اقبال چیمہ، طوبیٰ چوہدری، ماہرہ اقبال، ثمرین احمد، صوفیہ زاہد، ایمن ورک، سلمانہ احمد، عزیزہ صبیحہ شہزاد۔

تقریب آمین کے بعد نماز ظہر وعصر کی ادائیگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب میں رونق افروز رہے۔ حضور انور نے مبلغ انچارج صاحب سے گفتگو فرمائی اور بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ احباب جماعت شرف زیارت سے فیضیاب ہوتے رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ویزبادن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق ویزبادن شہر میں ''مسجد مبارک'' کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ ویزبادن شہر کے لئے روانہ ہوا۔ فرانکفرٹ سے ویزبادن شہر کا فاصلہ 46 کلومیٹر ہے۔ پولیس کی ایک گاڑی نے بیت السبوح سے ویزبادن تک قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ویزبادن شہر میں تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے اور خواتین اپنے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل امیر جماعت مکرم عبدالبصیر بھٹی صاحب اور ریجنل مبلغ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر ویزبادن شہر کے لارڈ میئر Mr. Seve Gerich اور سٹیٹ سیکرٹری آف سوشل اینڈ اینٹگریشن نے، جو اپنے بعض دیگر ممبران کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مسجد کے اس قطعہ زمین کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ایک بڑا محرابی گیٹ بنایا گیا تھا۔ مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں کی مارکی میں تشریف لے آئے۔

مسجد مبارک ویزبادن کی تقریب سنگ بنیاد

آج مسجد مبارک ویزبادن کے سنگ بنیاد کی تقریب میں غیر احمدی مہمانوں کی تعداد 412 تھی۔ ان مہمانوں میں ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی Mr. Hans Peter Schickel، صوبہ ہیسن کی صوبائی حکومت کی نمائندگی میں وزارت انٹیگریشن کے سیکرٹری آف سٹیٹ Mr. Jo Dreiseitel، پارلیمانی لیڈر Mr. Roth Ernst-Ewald، ڈیموکریٹ ممبر اسمبلی Mr. Hahn Jorg Uwe، فرانکفرٹ سے ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Yuksl Turgut، ممبر اسمبلی صوبہ ہیسن Mrs. Geis Kerstin، ممبر اسمبلی صوبہ ہیسن Mr. Benedetto Corrado، ممبر اسمبلی صوبہ ہیسن Mr. Merz Gerhard، ممبر اسمبلی صوبہ ہیسن Mrs. Schott، میئر Mr. Manfred Ernst، وزارت امیگریشن اینڈ انٹیگریشن کے عہدیدار Mrs. Rudolph Jeanine، پولیس ڈائریکٹر Mr. Dieter Kreppel، نمائندہ پولیس صوبہ ہیسن، نمائندہ پولیس ویزبادن، غیر ملکیوں کی کونسل کے سربراہ Mr. Fischer، کیتھولک چرچ کے پادری Mr. Stephan Arnold۔

اس تقریب میں صوبہ ہیسن کی صوبائی اسمبلی کے چھ ممبران کے علاوہ سٹی پارلیمنٹ کے 9 ممبران بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ پانچ عیسائی پادری، بدھ ازم کے تین لوکل رہنما، سیاسی پارٹیوں کے چھ نمائندے، یونیورسٹیز کے 21 پروفیسرز صاحبان اور اساتذہ، اور علاوہ ازیں وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئرز اور مختلف حکومتی دفاتر میں کام کرنے والے حکّام، پولیس کے افسران، بنک کے ڈائریکٹر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے۔

جرمنی میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے دونوں ٹی وی چینلز، RTL اور ZDF کے نمائندے آئے، TV چینل SAT-1 کے نمائندے بھی آئے۔

اس کے علاوہ پرنٹ میڈیا میں اخبار "Fr-Runschau"، اخبار "Wiesbaden Kurier" اور اخبار "Lokale" کے جرنلسٹس بھی آئے۔ ایک بڑی وسیع مارکی ان مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جاوید مبشر صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزم قاصد احمد بھٹی صاحب اور اردو ترجمہ عزیزم رانا محمد داؤد صاحب نے پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

شہر ویزبادن کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ اس شہر کی بنیاد 828ء میں رکھی گئی۔ مختلف ادوار میں یہاں بادشاہت قائم رہی ہے۔ اٹھارھویں صدی میں یہ شہر ایک بین الاقوامی تفریحی مقام بنا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران یہاں بہت کم تباہی ہوئی۔ یہ شہر صوبہ ہیسن کا دارالحکومت ہے اور پونے تین لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے جس میں سے 28 فیصد پروٹسٹنٹ اور 24 فیصد کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کا تناسب 11 فیصد ہے۔ شہر کی آبادی کے لحاظ سے قریباً 33 فیصد غیر جرمن ہیں اور دنیا کی مختلف قوموں کے لوگ یہاں آباد ہیں۔

یہ شہر گندھک کے گرم چشموں کی وجہ سے بھی مشہور ہے اور جلدی امراض کے مریض یہاں بکثرت اپنے علاج کے لئے آتے ہیں۔

شہر ویزبادن میں 1980ء کی دہائی میں احمدی آکر آباد ہونے شروع ہوئے۔ 1990ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اب اللہ کے فضل سے یہاں جماعت کی تعداد آٹھ صد پچاس سے زائد ہے اور جرمنی کی فعّال جماعتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اور جماعتی پروگراموں میں اس صوبہ کے سرکردہ افراد شامل ہوتے ہیں۔

یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے 2912 مربع میٹر پر مشتمل رقبہ ساڑھے سات لاکھ یورو میں، مئی 2013ء میں خریدا گیا۔ مسجد کے لئے 167 مربع میٹر پر مشتمل دو ہال تعمیر ہوں گے۔ گنبد کا قطر 6 میٹر اور مینارہ کی اونچائی 12 میٹر ہوگی۔ اس کے علاوہ لائبریری، دفاتر اور رہائشی حصہ بھی تعمیر ہوگا۔ یہاں 35 کاروں کی پارکنگ کے لئے جگہ بھی ہوگی۔

ویزبادن شہر کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد شہر کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Mr. Schickel نے لارڈ میئر کی نمائندگی میں اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

''عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج کا دن جماعت احمدیہ کے لئے بڑا اہم اور بڑی خوشی کا دن ہے۔ آج کے دن کے لئے آپ لوگوں نے 25 سال انتظار کیا ہے۔ آج یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب ہے اور یہ نہایت اہم دن ہے۔ مَیں اس خوشی کے موقع پر شہر کی پارلیمنٹ اور لارڈ میئر کی طرف سے سلام عرض کرتا ہوں اور نیک تمنّاؤں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت شہر میں مختلف موقعوں اور پروگراموں میں بڑا فعّال اور مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔

آپ یہاں غیر قوموں کے لوگوں سے تعلق قائم کرنے میں سب سے آگے ہیں اور اپنے مختلف پروگراموں Open Day، اور قرآن کریم کی نمائش اور سیمینارز کے ذریعہ غیر مسلموں میں وہ خوف دُور کرتے ہیں جو بعض دوسرے شدّت پسند مسلمانوں کے رویّہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ آپ ہمیشہ امن کے قیام کی کوشش کرتے ہیں۔

آزادیٔ مذہب ہمارے دستور کا حصہ ہے۔ ہمارے شہر کی انتظامیہ یہ کوشش کرتی ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کو سمجھنے والے ہوں، ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا احترام کرنے والے ہوں تا کہ اس شہر میں ہمیشہ امن قائم رہے۔

مَیں ہر لحاظ سے شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اور لارڈ میئر کی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ لارڈ میئر صاحب یہاں آئے تھے اور انہیں یہاں سے جانا پڑا۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ مَیں اُن کی طرف سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحفہ پیش کروں۔ آخر پر مَیں ایک مرتبہ پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔''

اپنے اس خطاب کے بعد موصوف نے حضور انور کی خدمت میں ایک روایتی بوتل میں ویزبادن شہر کے چشموں کا پانی پیش کیا اور بتایا کہ یہ پانی دو ہزار سال سے زائد عرصہ سے شفا کا پہلو رکھتا ہے اور یہ پانی جماعت کے لوگوں اور مسجد کے لئے ہمیشہ دستیاب ہے تا کہ جماعت اور بھی زیادہ پھولے پھلے۔

وزارت انٹیگریشن کے سیکرٹری آف سٹیٹ کا ایڈریس

موصوف کے اس ایڈریس کے بعد صوبہ ہیسن کی صوبائی حکومت کی نمائندگی میں وزارت انٹیگریشن کے سیکرٹری آف سٹیٹ Mr. Dreisetel نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

''عزت مآب خلیفۃ المسیح! میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ اس طرح مَیں آج ایک اہم تقریب میں شامل ہو رہا ہوں۔ مَیں آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اب ہمارا یہ معمول بن چکا ہے کہ صوبہ ہیسن کے وزراء اور عہدیداران جماعت احمدیہ کی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں اس صوبہ میں جماعت کی مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ Bruchsal کی مسجد ہے، اس کے علاوہ آپ کی Floersheim کی مسجد عطاء

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ہے۔ پھر جامعہ احمدیہ تعمیر ہوا اور اس کا افتتاح ہوا۔ مَیں ان سب پروگراموں میں شامل ہوا تھا۔

آپ کی مساجد کی تعمیر کا آغاز 1959ء میں ہوا جب فرانکفرٹ میں مسجد نور بنائی گئی۔ اُس وقت مسجد کا تعمیر ہونا ایک غیر متوقع بات تھی۔ لیکن اب بہت سی مساجد بن چکی ہیں اور جرمنی میں باقی یورپ کی طرح بہت سے مذاہب کا اکٹھا ہونا عام بات ہو چکی ہے۔

آج کے دَور میں مسلمان جرمنی میں اور صوبہ ہیسن میں آزادانہ طور پر رہ رہے ہیں اور اس چیز کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ صوبہ ہیسن کے اسکولوں میں اسلامی تدریس کا نظام عمل میں آیا ہے اور اسلامی تدریس کے اس نظام کے قیام میں جماعت احمدیہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ میں جماعت کو یہاں ایک بڑا مقام ملا ہے اور جماعت احمدیہ کو بطور پہلی اسلامی جماعت کے جرمنی کے اس صوبہ میں چرچ کے برابر مقام حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک خاص اعزاز بھی ہے اور بڑی اہم ذمہ داری بھی ہے۔

آپ کی یہاں مسجد کی تعمیر ویز بادن شہر سے باہر بھی ایک علامت کے طور پر ہے اور ہماری یہ خواہش ہے کہ یہ مسجد امن کے قیام کا ذریعہ بنے اور یہاں سے امن پھیلایا جائے۔ آخر پر مَیں پھر نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔“

بعد ازاں سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سنگ بنیاد مسجد مبارک Wiesbaden

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ یہاں ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس شہر کی اہمیت کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی نے بہت کچھ بتایا ہے، بہت پرانا شہر ہے، تفریحی مقام ہے، بادشاہ یہاں آتے رہے اور پھر مختلف مذاہب کے لوگ یہاں رہنے والے ہیں۔ اس شہر کی اہمیت کے لحاظ سے ایک بڑی خاصیت جو اس شہر کی ہونی چاہئے اور ہے وہ یہ کہ تفریحی مقام ہونے کے لحاظ سے بھی اور ایک ایسا شہر ہونے کے لحاظ سے بھی یہاں مختلف قومیں اور لوگ آباد ہیں۔ یہاں ہمیشہ امن اور سلامتی رہنی چاہئے۔ ہر رہنے والا ایک دوسرے کو سلام اور محبت اور پیار کا پیغام دینے والا ہونا چاہئے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہی پیغام ہے جو ہم ہر جگہ لے کر جاتے ہیں اور یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو یہی پیغام پہلے سے بڑھ کر یہاں کے شہریوں کو اور لوگوں کو دینا ہے۔ اور اگر کوئی غلط فہمیاں ہیں بھی گو کہ جو تھیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو چکی ہیں۔ پس آپ نے یہی پیغام دینا ہے کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کچھ عرصہ ہوا ایک پرانی رپورٹ مَیں دیکھ رہا تھا مجھے یاد آ گئی۔ یہاں ایک فنکشن ہو رہا تھا تو ایک صاحب جن کو اسلام کے بارہ میں کچھ غلط فہمیاں تھیں لٹریچر لے کر آئے اور مقصد یہ تھا کہ ہمارے خلاف یا اسلام کے خلاف اسے تقسیم کریں۔ جو بھی خدام ڈیوٹی پر موجود تھے تو انہوں نے گیٹ پر جہاں فنکشن ہو رہا تھا اسے کرسی پیش کی کہ آپ بیٹھیں، اور جو بھی اپنا لٹریچر دے رہے ہیں بیشک تقسیم کریں، چائے پئیں۔ اور اس طرح ان کی خاطر تواضع کی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے کہ تم لوگ بہت مہمان نواز ہو، میرا تم سے مقابلہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی کا یہ کردار ہے کہ اگر وہاں سختی سے اسے روکا جاتا یا کوئی سختی کا جواب دیا جاتا تو لڑائی اور جھگڑے کی صورت پیدا ہوتی۔ لیکن ان کو انہوں نے بڑے پیار سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اپنا کام کئے جائیں جو ہمارے خلاف لٹریچر تقسیم کرنا ہے وہ تقسیم کریں، ہم اپنا کام کیے جا رہے ہیں، ہمارا ایک فنکشن ہو رہا ہے۔ اس میں ہم اسلام کا محبت اور پیار کا پیغام پہنچاتے رہیں گے۔ اور اسی بات نے ان کو قائل کر لیا۔ اسی بات نے ان کے دل کو نرم کر دیا اور وہ معذرت کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ تو ایک احمدی مسلمان کا، ایک حقیقی مسلمان کا یہ کردار ہے جو ہر جگہ ظاہر ہونا چاہئے۔ اور جب ہماری مساجد بنتی ہیں تو اس کردار کا پہلے سے بڑھ کر اظہار ہوتا ہے۔

پس آپ لوگ جو یہاں کے رہنے والے ہیں، احمدی جو یہاں رہتے ہیں اس علاقے کے لوگوں میں یہ پیغام پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ تو ہمیں قرآن کریم میں یہ حکم دیتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف اور عدل سے دور نہ لے جائے کیونکہ یہ تقویٰ سے دوری ہے اور تقویٰ سے دوری اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے قریب نہیں آتا جو تقویٰ سے دور ہوں اور جس قوم کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو وہ کس طرح یہ برداشت کر سکتی ہے کہ تقویٰ سے دوری ہو۔

پس جب ہم نے دشمن سے بھی پیار اور محبت کا سلوک کرنا ہے، ہمارے دل میں کسی کے لئے کوئی دشمنی نہیں۔ لیکن اگر کسی کے دل میں ہمارے لئے کوئی بغض اور کینہ ہے اور وہ اس کا اظہار کرتا ہے، تب بھی ہم نے اس سے پیار اور محبت کا سلوک کرنا ہے۔ اگر کوئی ایسا موقع آ جائے جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں تو اگر وہ شخص جو ہمارے خلاف ہے وہ بھی حق پر ہے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی دشمنی ہمیں اس بات کی طرف مائل نہ کر دے کہ ہم اس کا حق مارنے والے ہوں۔ پس جہاں قرآن کریم کا یہ حکم ہو کہ جو تمہارے دشمن ہیں ان سے بھی نیک سلوک کرنا ہے وہاں یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے پیار اور محبت کا سلوک کرنے والے ہیں اور آج یہاں بیٹھے ہوئے مقامی لوگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کے دل میں جماعت کے لئے ایک محبت اور پیار کا جذبہ ہے۔ یہاں جو مختلف مقررین آئے یا پیغام دینے والے آئے سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو پیغام ہے وہ محبت اور پیار کا پیغام ہے اور یہ صرف اسٹیج پر آ کر بات کہہ دینا نہیں بلکہ مقامی جرمن دوستوں کی یہاں موجودگی مجھے اس بات کا اور بھی زیادہ ثبوت مہیا کر رہی ہے کہ اللہ کے فضل سے یہاں کے لوگ اسلام کے خلاف نہیں، مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ چند ان لوگوں کے خلاف شاید ہوں جنہوں نے دنیا میں فساد پیدا کیا ہوا ہے۔

پس آپ جو ہمارے جرمن مہمان یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ سے مَیں یہی درخواست کروں گا کہ اس محبت، امن کے پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں اور ان شکوک و شبہات کو یہاں کے باقی لوگوں کے دلوں سے بھی دور کرنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ یہاں آ کر ہمیں دیکھ چکے ہیں۔ آپ کے احمدیوں سے تعلقات یقینا اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ نے احمدیوں میں کوئی برائی نہیں دیکھی بلکہ پیار اور محبت دیکھی ہے۔ جن میں برائیاں نظر آتی ہوں، جن سے نفرتیں پھوٹتی ہوں ان کے قریب کوئی نہیں آتا۔ اور بجائے دوستی کے ان سے نفرت یا کراہت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن آپ لوگوں کی یہ دوستی، اس بات کا ثبوت ہے اور اس کی مجھے بڑی خوشی ہے کہ یہاں کے احمدیوں نے بھی مقامی لوگوں سے، جرمن لوگوں سے تعلقات رکھے ہوئے ہیں اور یہ ان کا حق بھی ہے۔ ہم پاکستان سے آئے ہوئے جو احمدی ہیں، جہاں ہمیں مذہب کی آزادی مہیا نہیں کی جاتی، یہاں کی جرمن قوم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے نرمی ڈالی اور انہوں نے یہاں نہ صرف ہمیں مذہبی آزادی دی، نہ صرف ہمیں رہنے کا حق دیا بلکہ ہمارے ساتھ بڑھ کر محبت کا اظہار بھی کیا اور آج اتنے زیادہ لوگوں کی یہاں موجودگی اِسی محبت کا اظہار ہے اور یہ محبت یکطرفہ نہیں ہے، اگر ہم محبت کا پیغام دیتے ہیں، تو جرمن لوگ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اِن کا یہاں بیٹھنا اس محبت کے پیغام کا جواب ہے۔ پس میں اس لحاظ سے بھی آپ سب مہمانوں کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے حق کی خاطر، صرف لوگوں کی باتیں سن کر نہیں بلکہ حق کی خاطر اپنی دوستی کا ثبوت دیا ہے اور یہاں تشریف لائے ہیں اور اس لحاظ سے آپ سب لوگ بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو پہلے سے زیادہ اظہار یہاں کے احمدیوں سے محبت اور پیار اور امن اور سلامتی کا آپ دیکھیں گے اور یہ واضح ہو جائے گا کہ مسجدیں نفرتوں کے نعرے لگانے کے لئے نہیں بلکہ مسجدیں محبت پیار اور امن اور سلامتی بانٹنے کے لئے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بھی اس علاقے میں پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کو بانٹنے والی ہوگی۔

یہاں لارڈ میئر کے نمائندے نے ایک بوتل پانی کی مجھے دی جس میں کہتے ہیں کہ بیماریوں کا علاج ہے۔ یہاں کے بہت سارے کیمیکل اس پانی میں شامل ہیں۔ پانی زندگی کی علامت ہے۔ چاہے وہ مادی زندگی ہو یا روحانی زندگی اور روحانی زندگی کا ہی وہ پانی ہے جس کو لے کر اس زمانے میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام آئے جن کو ہم نے مانا۔ آپؑ نے یہی اعلان کیا کہ ’میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر‘۔

پس یہ وہ روحانی پانی ہے جو ہمیں پلایا گیا اور اسی روحانی پانی کی وجہ سے ہمارے اندر وہ جذبات ہیں جو ہر ایک سے نیکی اور پیار کا سلوک کرنے والے ہیں۔ اور یہی وہ جذبات ہیں جو ہم ہر جگہ پھیلانے والے ہیں اور یہی وہ پانی ہے جو پی کر ہم اپنی روحانی حالت ٹھیک کر کے پھر آگے اس نور کو پھیلانے والے ہوں گے جو نور دنیا کو چاہئے اور مسجد اس نور کو پھیلانے کا ایک Symbol ہے اور ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، اپنے خدا کو پہچانتے ہیں، اس کی عبادت کرتے ہیں اور پھر جہاں اپنی روحانیت میں ترقی کرتے ہیں وہاں دوسروں کو بھی اس روحانیت سے فیضیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس مجھے امید ہے کہ یہاں کے احمدی اس مسجد کی تعمیر کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے اندر جہاں روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے وہاں اس روحانیت کو علاقے میں پھیلانے والے بھی ہوں گے، دنیا کو فیض پہنچانے والے بھی ہوں گے۔ محبت اور پیار اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اسلام کے خلاف جو شکوک و شبہات ہیں جو بعض لوگوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کو دور کرنے والے ہوں گے کہ اسلام کی تعلیم ایسی نہیں جو کسی قسم کی سختی یا تشدد کا حکم دیتی ہے بلکہ بعض لوگوں کے ایسے عمل ہیں جنہوں نے خود ساختہ تعلیم بنا کر اس کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ پس یہ ان کی خود ساختہ تعلیم ہے نہ کہ اسلام کی تعلیم کہ شدت پسندی کا اظہار کیا

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وسّع مکانک

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جائے یا سختی کی جائے یا تشدد سے کسی کے حقوق غصب کیے جائیں۔ اسلام تو وہ دین ہے جو پیار اور محبت پھیلانے والا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے کہا کہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے کہ کہیں بھی کسی دوسرے کے حقوق تلف نہ کئے جائیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم دوسروں کے حقوق کا اسی طرح خیال رکھو جس طرح تم اپنے ذاتی حقوق کا خیال رکھتے ہو۔ پس جب ذاتی حقوق کا خیال رکھو گے اور اس بات کو سمجھ کر حقوق کا خیال رکھو گے کہ میں نے اپنے بھائی سے بھی وہی سلوک کرنا ہے اور اس کے حقوق کو اسی طرح ادا کرنا ہے جس طرح مَیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی دوسروں سے توقع رکھتا ہوں تو تبھی پیار اور محبت اور بھائی چارے اور امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔

پس یہ پیغام ہے جو جماعت احمدیہ ہر جگہ پہنچاتی ہے اور یہی پیغام ہے جو آج مختصراً میں نے اپنے مہمانوں کو بھی دیا ہے۔ اور اسی پیغام کی یاددہانی کے لئے میں نے احمدیوں کو بھی نصیحت کی ہے کہ اس پیغام کو پہلے سے بڑھ کر آپ علاقے میں پہنچانے والے بنیں تا کہ اسلام کے خلاف اگر شکوک و شبہات ہیں تو ہم اس کو دور کرنے والے ہوں۔ بعض دفعہ شکوک و شبہات یہ ہوتے ہیں کہ جب تک مسجد نہیں بنی شاید ہمیں دکھاوے کے لئے ان کے اچھے عمل ہوں اور جب یہ اپنی مسجد بنالیں ان کا سنٹر بن جائے تو ان کے رویے کچھ اور ہو جائیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں جہاں بھی جب بھی مسجد بنی ہے وہاں پیار اور محبت کے سوتے اور چشمے پہلے سے بڑھ کر پھوٹے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو یہاں بھی پہلے سے بڑھ کر اس کا اظہار ہوگا۔

ان چند الفاظ کے بعد میں سب مہمانوں کا بہت تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں آئے اور اپنی محبت اور دوستی کا ثبوت دیا۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لے آئے اور جو جگہ اس غرض سے تیار کی گئی تھی وہاں دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ایک اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد سیکرٹری آف سٹیٹ Mr. Jo Dreiseitel، نائب صدر سٹی پارلیمنٹ Mr. Hans Peter Schickel اور ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Roth Ernst-Ewald نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔

بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، محمد اشرف ضیاء صاحب (ریجنل مبلغ)، چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ)، عطاء الحلیم صاحب (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ جرمنی)، مکرم وسیم غفار صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم)، مکرم عبدالبصیر بھٹی صاحب (لوکل امیر)، مکرم مسعود احمد صاحب (ناظم علاقہ)، مکرم عمر عزیز صاحب (زونل قائد)، مکرم طلعت Sibia صاحبہ (صدر لجنہ سٹی)، مکرم محمد محمود احمد صاحب (صدر حلقہ Nord)، مکرم ناصر احمد خان صاحب (صدر حلقہ ویسٹ)، مکرم رفیع احمد طاہر صاحب (صدر حلقہ Sud)، مکرم مظفر احمد شمس صاحب (صدر حلقہ Mitte)، مکرم افضال احمد صاحب (صدر حلقہ Niedernhausen)، مکرم ملک وحید احمد صاحب (صدر حلقہ Ost)۔

ان جماعتی عہدیداران کے علاوہ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ دانیہ احمد اور ایک واقف نو طفل عزیزم عدنان احمد نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت ساتھ ساتھ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم کی دعا کا ورد کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آ کر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت پاتے۔

اخباری نمائندہ کا انٹرویو

اس دوران ایک اخبار "Journal Wiesbaden" کی نمائندہ جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور سوال کیا کہ حضور انور کے آج کی تقریب کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک بہت خوشی کا موقع ہے کہ مقامی احمدیوں کو اتنے عرصہ کے بعد یہاں پر مسجد تعمیر کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے ذریعہ یہاں کے احمدی خدا کی عبادت کر سکیں گے۔

پھر جرنلسٹ خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور ویزبادن کے لوگوں کو اگر کوئی پیغام دینا پسند کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے تھوڑی دیر پہلے ویزبادن کے لوگوں کو خطاب کیا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ سارا خطاب نہیں سن سکی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچانو اور مخلوق کی خدمت کرو۔ احمدی جہاں بھی جاتے ہیں محبت کا پیغام لے کر جاتے ہیں۔ اگر دنیا میں محبت اور امن پھیلانا ہے تو ہمیں لوگوں کی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا ہوگا۔ بجائے دوسروں کی غلطیاں ڈھونڈنے کے اپنی غلطیاں دیکھنی چاہئیں۔ جب اپنی غلطیوں کا اندازہ ہو جائے تو دوسروں میں اچھائیاں بھی نظر آئیں گی۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ حضور انور کا بیان بڑا پُرحکمت ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر عہدیداران نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران تمام بچے مارکی سے باہر ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان تمام بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب میں رونق افروز رہے اور اس دوران حضور انور نے یہاں کی انتظامیہ سے اس قطعہ زمین کے اردگرد کے علاقہ اور عمارات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس موقع پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ اس قطعہ زمین کے سامنے وہ ساتھ والا گھر ہمارے ایک احمدی دوست ضیاء اللہ ندیم صاحب کا ہے۔ چنانچہ حضور انور ازراہ شفقت اس گھر میں تشریف لے گئے۔ اس گھر کے مکینوں کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کبھی خلیفۃ المسیح ہمارے گھر آئیں گے۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نو بجے یہاں سے واپس بیت السبوح فرانکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے نو بجے بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

مسجد مبارک ویزبادن کے سنگ بنیاد کی یہ تقریب ایک غیر معمولی تقریب تھی جس میں چار صد سے زائد غیر از جماعت مہمان، جرمن مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد بہت سے مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ اس قطعہ زمین کی مالکہ ایک بیوہ تھی جس نے چالیس سال تک یہ پلاٹ اپنے پاس رکھا۔ بعد ازاں بڑھاپے کی وجہ سے شہر کی انتظامیہ کو فروخت کر دیا۔ یہ خاتون تقریب میں موجود تھی۔ حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگی کہ مجھے خوشی ہے کہ جس جگہ کی مَیں مالک تھی اب میرے بعد وہاں خدا کی عبادت کی جائے گی اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر آباد ہوگا اور ہمیشہ قائم رہے گا۔ خلیفۃ المسیح نے جو کچھ کہا ہے اس سے مجھے بہت اطمینان ہوا ہے کہ واقعی جیسا کہا گیا ہے، ویسا ہی ہوگا۔

☆ ایک ممبر صوبائی اسمبلی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج چوتھی بار خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے۔ پہلے SPD کے عہدیداران کے ساتھ ملاقات کر چکا ہوں۔ بہت سادگی مگر یقین کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ ان کا امن کا پیغام کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''، پر اگر دنیا کے مختلف حصوں میں عمل ہوتا تو آج دنیا بہتر حالت میں ہوتی۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے مَیں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اگر ہر مذہب اسی طرح کام کرے تو دنیا جنت سے کم نہ ہو۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب سے یہ نظر آتا ہے کہ خلیفۃ المسیح دنیا میں ایک تبدیلی کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت سے محبت جھلکتی ہے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے بتایا کہ ایک احمدی لڑکی نے ہمارے ہاں کام کیا جس طرح اُس نے اپنے مذہب اور اقدار کی نمائندگی کی مَیں اس سے بہت متأثر ہوئی اور اس طرح جماعت سے رابطہ ہوا۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب نے بہت متأثر کیا ہے۔ خلیفہ ایک خاص انسان ہیں۔ ان کے الفاظ بڑی حکمت کے ساتھ چُنے ہوئے تھے اور بڑا پُراثر خطاب تھا۔

☆ بدھ مت کے ایک نمائندہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح بہت سادہ انسان ہیں۔ محبت کی صرف بات ہی نہیں کرتے اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور بہت مؤثر خطاب کیا ہے۔

☆ ایک کیتھولک عیسائی مہمان نے کہا کہ میں آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ کیتھولک پروگراموں پر بھی ہمیں اس طرح محبت سے خوش آمدید نہیں کہا جاتا جس طرح آپ نے غیر مذہب ہونے کے باوجود ہمیں خوش آمدید کہا ہے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے بتایا کہ میں خلیفہ کا جو پیغام ساتھ لے کر جارہی ہوں وہ محبت ہے۔ یہاں تمام لوگ بہت پیار سے ملے۔ بہت منظم پروگرام تھا۔ جب ہم گاڑی پر آئے تو شروع سے ہی بااخلاق لوگوں سے ملے جنہوں نے ہمیں راستہ بتایا۔ ہمیں ہر چیز نے متأثر کیا ہے۔ خلیفہ کی نگاہ میں حیا ہے۔ خلیفہ کے خطاب نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆ پولیس کے نمائندہ نے کہا کہ وہ اپنے یونیفارم میں آئے ہیں تا کہ ظاہر کریں کہ پولیس اس مسجد کے ساتھ کھڑی ہے۔ خلیفہ کے الفاظ جو جرمن ترجمہ کے ساتھ مجھ تک پہنچے بہت متأثر کن تھے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ کی بات بہت دوستانہ، ذاتی اور براہ راست تھی۔ خلیفہ کا پیغام ہمیں پہنچ گیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیے، نفرت نہیں۔ اسلام کو کچھ لوگوں کے افعال کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ ویزبادن میں آپ کی مسجد ضرور بننی چاہیے۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا کہ خلیفہ نے آج بہت خوبصورت باتیں کیں، بہت سوچ کر الفاظ کا چناؤ کیا، ویزبادن کی صورتحال کو سامنے رکھ کر بات کی۔ مجھے آج خلیفہ کی باتیں سن کر بہت سکون ملا۔ میں بہت متأثر ہوا

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین
عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ہوں، یہ مسجد تو بہت پہلے بن جانی چاہیے تھی۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ بہت اچھا ماحول تھا۔ سب لوگ ہی اچھے اخلاق والے ہیں۔ میں حضور انور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ بڑی پُر سکون شخصیت ہے۔ آپ کے خطاب کے الفاظ بہت اثر کرنے والے تھے۔ آپ نے بڑے سوچ سمجھ کر الفاظ کہے۔ یہاں مسجد کی تو بڑی دیر سے ضرورت تھی کیونکہ جماعت بڑھتی چلی جارہی ہے۔

☆ ایک مہمان نے بتایا کہ میرا احمدیت سے تعارف میرے ایک احمدی ہمسایہ کے ذریعہ ہوا۔ اُس نے مجھے آج کی تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں خلیفہ کو دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ حضور انور کو دیکھ کر مجھ پر ایک سنجیدگی سی طاری ہوئی۔ مجھے ایک حرارت سی محسوس ہوئی کہ یہ شخص دنیا کو بدلنے کی، دنیا میں امن قائم کرنے کی کتنی کوشش کررہا ہے، مجھ میں ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

☆ ایک مہمان نے بتایا کہ میں ویزبادن کی ایک انشورنس کمپنی میں کام کرتا ہوں۔ ایک ٹیکسی چلانے والے احمدی کے ذریعہ میرا جماعت سے رابطہ ہوا۔ اور آج مجھے یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ آج خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر میں جذبات سے مغلوب ہوگیا اور بہت متأثر ہوا۔ ہر قوم کے لوگوں کو حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی عبادتگاہ تعمیر کرسکیں۔

☆ ایک مہمان خاتون نے بتایا کہ ایک احمدی فرد نے ہمارے ہاں ایک سال کے لئے رضا کارانہ طور پر سماجی خدمت کی اور مجھے بہت متأثر کیا کہ کس طرح آپ احمدی لوگ اپنے دین کے ساتھ مضبوطی سے جُڑے ہوئے ہیں۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب اور شخصیت نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب پُر حکمت، پُر معارف اور الفاظ کا انتخاب بہت اعلیٰ تھا۔

☆ ایک مہمان دوست Georg Marquart نے بتایا کہ میں آج تیسری مرتبہ جماعت کے کسی پروگرام میں شامل ہوا ہوں۔ یہ تقریب بہت متأثر کن تھی۔ حضور کا خطاب ہم نے سنا ہے، الفاظ کا چناؤ بہت اعلیٰ تھا۔ ہمیں اس خطاب نے بہت متأثر کیا ہے۔

☆ ایک خاتون ٹیچر نے لجنہ کی طرف پروگرام دیکھا اور کہا کہ کئی بچیاں حضور انور سے چاکلیٹ لیتے ہوئے رو رہی تھیں۔ اتنی چھوٹی عمر میں کسی سے ایسی محبت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ میں آج بہت متأثر ہوئی ہوں۔

☆ ایک مہمان خاتون ٹیچر نے ایک چھوٹی بچی سے جسے حضور انور نے چاکلیٹ عطا فرمائی تھی، مانگ کر ایک ٹکڑا لے کر کھایا اور بتایا کہ میں نے صرف برکت حاصل کرنے کے لئے مانگی ہے۔

☆ ایک خاتون کے ترجمہ والے آلہ میں کوئی خرابی ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے بغیر ترجمہ کے حضور انور کی باتیں سنیں۔ مجھے بہت سکون ملا اور مجھ پر ایک روحانی کیفیت طاری ہوگئی۔

☆ ایک مہمان نے بتایا کہ میں نے پہلی دفعہ خلیفہ کو دیکھا ہے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اب جلسہ پر بھی جاؤں گا اور تین دن وہاں ہی رہوں گا۔

پریس اور میڈیا میں کوریج

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے مسجد مبارک ویزبادن کے سنگ بنیاد کی تقریب کو بھرپور کوریج دی ہے۔

سنگ بنیاد کی تقریب سے پہلے Radio FFH نے خبر دی کہ آج ویزبادن میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ یہ خبر ان کے آن لائن صفحہ پر بھی شائع ہوئی۔

ریڈیو HR Info نے بھی تقریب سے پہلے تفصیلی خبر نشر کی۔ SWR ٹی وی اور ریڈیو نے بھی جو کہ ساتھ والے صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں تقریب سے قبل ہی مسجد کے حوالہ سے خبریں نشر کردی تھیں۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد

☆......اخبار Wiesbadener Kurier نے سنگ بنیاد کی تفصیلی خبر شائع کی۔ اخبار نے لکھا کہ خلیفہ مرزا مسرور احمد کا تعلق پاکستان سے ہے جہاں احمدیوں پر مظالم ہوتے ہیں اس لئے دنیا بھر کے احمدیوں کے سربراہ لندن رہتے ہیں۔ [خلیفہ نے اپنے خطاب میں محبت اور امن کی قدر و قیمت پر زور دیا جن کا حکم قرآن نے دیا ہے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مسجد سے بھی امن کا پیغام ہی پھیلے]۔ اخبار نے اپنی ویب سائٹ پر اینٹ رکھتے ہوئے حضور کی تصویر بھی دی ہے۔ اور ویڈیو خبر بھی شائع کی ہے جس میں مسجد کے متعلق خبر اور حضور کو سنگ بنیاد کی اینٹ رکھتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس طرح امیر صاحب کی تقریر میں سے وہ حصہ دکھایا گیا ہے جس میں پلاٹ کی قیمت اور رقبہ کا ذکر ہے۔ ان کا خیال ہے کہ 1000 کے قریب لوگ جمع تھے۔

☆Rhein Main Presse نے مسجد اور جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے [دنیا بھر کی احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ }ہمیں لازم ہے کہ یہ پیغام پھیلائیں کہ اسلام پُر امن ہے{]۔

☆Frankfurter Rundschau نے نیز Focus میگزین، اخبار Oberhessische Zeitung، Allgemeine Zeitung، Echo، Giessener Anzeige، Glenhäuser Tagesblatt، اور Oberhessische Presse نے اپنے آن لائن ایڈیشن میں یہ خبر لفظ لفظ نقل کردی ہے۔

☆HR-Info ریڈیو اور HR-Online نے تفصیلی خبریں شائع کیں۔ حضور کی تقریر کے ساتھ مسجد کا مجوزہ نقشہ دیا ہے۔ نیز آن لائن لکھا ہے:

[خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد، سربراہ عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا }ہمیں لازم ہے کہ یہ پیغام پھیلائیں کہ اسلام پُر امن ہے{ جماعت کے تعارف کے علاوہ فریڈ برگ اور کاربن کی مساجد کے متعلق بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ سو مساجد کے پروجیکٹ کا حصہ ہیں جس کے تحت صوبہ ہی سن میں 17 مساجد بنائی جاچکی ہیں۔]

☆......مندرجہ بالا خبروں کی اشاعت 4 ملین سے زائد ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشل 13 جون و 20 جون 2014)

شرح فطرانہ صدقۃ الفطر

الحمد للہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جون کے آخری ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے۔ امسال فطرانہ کی ادائیگی کیلئے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت مٹرک سسٹم کے مطابق 2 کلو 750 گرام) کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت کوشش کریں کہ پوری شرح سے صدقۃ الفطر ادا کریں۔ البتہ جو افراد جماعت پوری شرح سے ادائیگی نہیں کرسکتے وہ نصف شرح سے فطرانہ ادا کرسکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں گندم، چاول کی شرح مختلف ہے اس لئے صدران و امراء کرام اپنے مقامی ریٹ کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔

پنجاب و دیگر قریبی صوبہ جات کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح چالیس (40) روپے مقرر کی جاتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
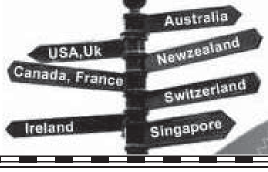

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

اب آپ نے پہلوتہی کی اور بیہودہ شرائط اور پیچ در پیچ حیلہ حوالے کی باتوں کو شروع کر دیا جیسا کہ آپ کی عادت ہے تو سب پر کھل جائے گا کہ آپ کی نیت صحیح نہیں ہے اور آپ اپنی پہلی شامت اعمال کی محافظت میں لگے ہوئے ہیں۔ (ایضاً صفحہ 406)

ایک سال کی شرط اور دو گھنٹے اپنے الہامات سننے کے متعلق فرمایا:

اگرچہ خدا تعالیٰ محمد حسین اور گنگا بشن کو چند ہفتہ تک جزائے بے باکی دے سکتا ہے۔ لیکن ایک سال کی شرط بوجہ رعایت سنت اور الہامات متواترہ کے ہے۔ اور محمد حسین کیلئے جو یہ شرط ٹھہرائی گئی کہ قسم کھانے سے پہلے دو گھنٹے تک ہمارے الہام اور پیشگوئی لیکھرام والی کے متعلق دلائل سنے۔ یہ گریز نہیں ہے بلکہ یہ امر مسنون ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی حجت بالمواجہ پوری ہو جائے۔ ممکن ہے کہ بباعث اس زنگ کے جو اس کے دل پر ہے کوئی امر اُس پر مشتبہ ہو۔ پس بالمواجہ بیان کرنے سے یہ تمام دلائل اس کے سامنے رکھے جائیں گے اور اس طرح پر خدا تعالیٰ کا الزام اس پر پورا ہو جائے گا۔ (ایضاً صفحہ 407)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس جواب نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے حدیث و سنت کے عالم ہونے کے دعاوی پاش پاش کر دیئے اور ان پر سکوت مرگ طاری ہو گیا۔

معترض کا شرمناک جھوٹ

مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی تھی اور مجسٹریٹ نے آپ کو باعزت بری کیا تھا۔ لیکن جناب معترض کا جھوٹ ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے نہایت بے شرمی سے لکھا:

’’ٹھیک انہی ایام میں عبد اللہ آتھم کے ایک ساتھی ڈاکٹر ہنری کلارک نے مرزا کے خلاف یہ کیس دائر کر دیا کہ موصوف سے میری جان کو خطرہ ہے کیونکہ انہوں نے میرے قتل کیلئے ایک آدمی بھیجا تھا اور آئندہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ 23 اگست 1897ء کو اس کیس کا فیصلہ ہوا اس میں گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت سختی کے ساتھ مرزا کو باضابطہ تحریری نوٹس کے ذریعہ متنبہ کیا کہ اگر وہ اپنے مخالفین کے سلسلے میں میانہ روی اختیار نہ کرے گا تو قانون کی زد سے بچ نہیں سکتا۔‘‘ (اخبار منصف مورخہ 27 دسمبر 2013)

معترض کا یہ بیان کذب بیانی کا ایک شرمناک نمونہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شاندار فتح حاصل ہوئی تھی اور اس کی بشارت آپ کو پہلے سے مل چکی تھی۔ اور جس جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا وہ بھی اس قدر زیرک تھا کہ اس نے اپنی ذاتی توجہ سے معلوم کر لیا تھا کہ مارٹن کلارک اور عبد الحمید جھوٹ بول رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے عبد الحمید کو علیحدہ سے ریمانڈ میں لے کر پوچھ تاچھ کی اور اس نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا کہ میں نے ان لوگوں (مارٹن کلارک وغیرہ) کے سکھانے پر ایسا بیان دیا ہے۔

چنانچہ 20 اگست کو عبد الحمید نے بطور سرکاری گواہ اپنا اصل بیان پڑھا اور پادریوں اور ان کے لگے بندھوں کے پاؤں تلے زمین کھسک گئی۔ مارٹن کلارک نے بہت کوشش کی لیکن اب راز کھل چکا تھا۔ 23 اگست 1897ء کو کپتان ڈگلس مجسٹریٹ نے حضرت اقدس علیہ السلام کو اس مقدمہ (اقدام قتل) سے بالکل بری کر دیا اور فیصلہ میں لکھا:

’’جہاں تک ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ کا تعلق ہے ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ غلام احمد سے حفظ امن کیلئے ضمانت لی جائے یا یہ کہ مقدمہ پولیس کے سپرد کیا جائے لہٰذا وہ بری کیے جاتے ہیں۔‘‘

(کتاب البریہ صفحہ 261)

اس موقعہ پر مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں اگر چاہتے ہیں تو آپ حق پر ہیں۔

حضرت اقدس نے جو ایمان افروز جواب دیا وہ خدا کے اولوالعزم پیغمبروں کی ہی شان ہے۔ حضورؑ نے فرمایا: ’’میں کسی پر مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔‘‘

(الحکم 30 ستمبر 1906ء صفحہ 3 کالم 2)

معزز قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ ان حقائق کے سامنے معترض کی سوفسطائی حجتوں کی کچھ بھی حیثیت اور وقعت نہیں رہ جاتی بلکہ اس سے ان کی کذب بیانی پر مہر تصدیق ثبت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ’’کتاب البریہ‘‘ میں اس مقدمہ کی تمام تر تفصیلات سرکاری کاغذات کی رو سے درج فرمائیں۔ ان تمام پختہ شواہد کے ہوتے ہوئے معترض کا یوں صریح جھوٹ بولنا شرمناک ہے۔

(جاری)

(تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

لیکن چند ہفتے قبل احمدیت کی تلاش میں جماعت کے ایک نماز سینٹر پہنچا اور جماعت کا مزید تعارف حاصل کیا اور نمازوں اور جمعوں پر آنا شروع کیا۔ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے دعوت دی گئی۔ میں اس میں شامل ہوا جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر اور خلیفہ وقت سے احباب جماعت کی محبت اور اطاعت دیکھ کر میرے دل میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی کہ یہ یقیناً سچوں کی جماعت ہے اس پر میں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر لی۔

فرانس سے آئے ہوئے ایک عرب احمدی نے بتایا۔ یہ اپنا واقعہ بتا رہے ہیں پرانا۔ خواب ایک اپنا۔ کہتے ہیں خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میں نے رؤیا میں سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِي جَنَّتِيْ

پھر ایک نوجوان کو دیکھا جس کے بارے میں مجھے خواب میں کہا گیا کہ یہ تمہارا نیا خلیفہ ہے۔ تو کہتے ہیں اس رؤیا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہو گئی اور جب انتخاب خلافت ہوا تو مجھے یہ رؤیا یاد آ گیا اور جب میں نے تصویر دیکھی تو آپ ہی تھے۔

پس یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کا اظہار کرتی ہیں۔ یہ باتیں تو ہو گئیں جو جلسہ اور مساجد کے افتتاح یا سنگ بنیاد کی تقریبات کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیں دکھاتی ہیں۔ اب میں بعض باتیں وہ بھی کرنا چاہتا ہوں جو ہمیں اپنے جائزوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں جہاں ہمیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے اور ہوتے ہیں کہ وہ کس کس طرح اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے دکھاتا ہے وہاں ہمیں اس بات کی بھی فکر ہونی چاہئے کہ کہیں ہم میں سے کسی ایک کی بھی کوئی ایسی حرکت یا ہمارے شامت اعمال اسے ان فضلوں کا حصہ بننے سے محروم نہ کر دے۔ دوسروں کو تو عموماً خوبیاں نظر آتی ہیں لیکن ہمیں اپنی کمی اور خامیوں کی طرف بھی نظر رکھنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم اپنی حالتوں اور اپنے کاموں کو بہتر کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر عہدے داران اور ان میں سے بھی خاص طور پر نیشنل عاملہ کے عہدے داران اور مرکزی کارکنان کو اس جائزے کی ضرورت ہے۔ جرمنی کے امیر صاحب نے بعض باتیں ایسی تھیں وہاں توجہ طلب یا خامیاں اور کمزوریاں۔ اس کے بعد مجھے یہ لکھ دیا کہ ہم میں جو کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کے لئے معذرت اور معافی۔ لیکن یہ لکھ دینا کافی نہیں جب تک سارا سال ان باتوں کے جائزے نہ لیں اور عملی طور پر اس کی درستی کے سامان نہیں کرتے اس کا کوئی فائدہ نہیں معذرت کا۔ معذرتیں اور معافیاں تو کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں اصل چیز اصلاح ہے اور عملی کوشش ہے۔

مجھ سے ایک جرنلسٹ خاتون نے وہاں غالباً میسیڈونیا کی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ جلسے کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں۔ اس کی کیا نیت تھی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ بھی ہو کہ بعض کمیوں کی طرف نشاندہی کرنا چاہتی ہو۔ اگر میں کہوں کہ سو فیصد مطمئن ہوں تو پوچھ سکتی تھی اگلا سوال۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا کہ ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہوتی ہیں۔ چند لوگوں کی تعریفیں سن کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا اور بہت اعلیٰ کام ہو گیا اور ظاہری کمیاں جو ہیں ان کو ہم بھول جائیں۔ یہ تو کبھی نظر انداز نہ ہو سکتی ہیں نہ ہونی چاہئیں۔ تو بہرحال اس پر وہ خاموش ہو گئی۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال عملی طور پر بہتری کریں تبھی اس کا مداوا ہو سکتا ہے صرف باتوں میں نہیں۔ اور اگر توجہ ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ کینیڈا کی جماعت میں بھی ایک سال اسی طرح ہوا تھا۔ ان کو میں نے توجہ دلائی اور انہوں نے توجہ کی۔ عملی اقدام اٹھائے۔ اب وہاں کے لوگ لکھتے ہیں کہ بہت بہتر انتظام ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے بات کو سنا اور اس پر عمل کیا یا عمل کرنے کی پوری کوشش کی۔

جرمنی والے بھی اس اصول پر چلیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہتری ہو گی۔ عام کارکن اور افراد جماعت تو بے چین ہو کر لکھتے ہیں اور اب بھی شاید لکھیں گے لیکن نیشنل عہدے داروں کو اپنے خولوں سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ وہ باہر نکلیں اور اپنے آپ کو افسر نہ سمجھیں بلکہ خادم سمجھ کر جماعت کی خدمت کریں۔ یہ سوچ پیدا کریں اپنے اندر۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور جو بھی کامیابیاں جماعت کو مل رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے موصوف و منسوب کریں۔ عاجزی اور انکساری اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ سب عہدے داروں میں یہ روح پیدا ہو جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر جذب کرنے والے ہوں۔

☆☆☆

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 3 july 2014 Issue No 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

مجھے خوشی ہے کہ دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّعمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا

یہ خوبصورتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی کہ جب توجہ دلاؤ تو فوری توجہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اطاعت و وفا میں بڑھاتا رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 جون 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دو جمعے جرمنی کے سفر کی وجہ سے میں نے جرمنی میں پڑھائے وہاں 6؍جون کے خطبہ میں میں نے خلافت کی اطاعت اور خلافت سے وفا کے موضوع پر صرف جرمنی کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے خطبہ دیا تھا۔ گو بعض مثالیں جرمنی کے حالات کی وجہ سے وہاں کی دی تھیں۔ بہر حال مجھے خوشی ہے کہ دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّعمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا۔ اور خاص طور پر اس بات پر بھی بعض نے اظہار کیا کہ ہم میں سے بعض عہدے دار بعض ہدایات کی تاویلیں اور توجیہیں نکالنے لگ جاتے ہیں اور آئندہ سے انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔

پس یہ خوبصورتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی کہ جب توجہ دلاؤ تو فوری توجہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اس اطاعت و وفا میں بڑھاتا رہے۔ جیسا کہ میں عموماً جلسہ کے بعد جلسہ کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں تو اب میں اس سفر کے حوالے سے اور کچھ باتیں کروں گا۔ ہمارے جلسوں کی ایک رونق غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد سے بھی ہوتی ہے جو یہ دیکھنے اور سننے آتے ہیں کہ یہ جلسہ جس کی احمدیوں نے اتنی دھوم مچائی ہوئی ہے یہ ہوتا کیسا ہے؟ اور احمدیوں کے اس جلسے کے دوران کیسے عمل ہوتے ہیں اور یہ کیا کہتے ہیں؟ اور اگر اچھی باتیں کہتے ہیں تو کیا ان کے عمل ان باتوں سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا صرف دنیا داروں کی طرح ایک اکٹھ ہوتا ہے ایک اجتماع ہوتا ہے ہلہ گُلّا اور رونق ہوتی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ جلسے کا ماحول تو ایک عجیب ماحول ہوتا ہے جس کی دنیاوی میلوں اور جلسوں سے مثال نہیں دی جاسکتی تو پھر یہ جلسہ غیر مسلمانوں مہمانوں کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے اور اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح بعض غیر مسلم اور غیر احمدی جنہوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات لی ہوتی ہیں جلسے کے ماحول اور پروگراموں کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو بعض ان میں سے بیعت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور بیعت کر کے جاتے ہیں یا اس حد تک متاثر ہو جاتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد ان کے دل احمدیت کی طرف مکمل طور پر مائل ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ یہ جلسہ جہاں اسلام کے بارے میں نیک اثرات پیدا کرنے والا ہوتا ہے وہاں تبلیغ کا بھی بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پس جرمنی کا جلسہ بھی یقیناً ان باتوں کا ذریعہ بنا اس لئے میں پہلے جلسے میں آنے والے غیر مسلم مہمانوں کے تاثرات پیش کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر اپنی تائید و نصرت دکھا رہا ہے۔ کیونکہ دل تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی مائل ہو سکتے ہیں اور پھر صرف جلسہ ہی نہیں بلکہ ہر جماعتی فنکشن جس میں مہمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ فنکشن جماعتی تعارف کا بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے اور ہر فنکشن ہی اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بتانے اور تبلیغ کے میدان کھولنے والا بن جاتا ہے۔ جرمنی کے دورے کے دوران مسجدوں کی بنیادیں رکھنے اور مسجدوں کے افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس سے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم لوگوں پر واضح ہوئی جس پر انہوں نے اظہار بھی کیا کہ یہ اسلام ہماری نظروں کے سامنے پہلے کبھی نہیں لایا گیا۔ پھر اخباروں نے جو کوریج دی اس سے بھی کئی ملینز تک یہ پیغام پہنچا۔ تو بہر حال سب سے پہلے میں جلسے پر آنے والے غیروں کے تاثرات یہاں بیان کرتا ہوں۔ جرمنی کے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ہمسایہ ممالک کے وفود بھی شامل ہوئے اور اچھی خاصی تعداد میں یہ وفد شامل ہوئے۔ فرانس اور بیلجیئم سے آنے والے نومبائعین اور زیر تبلیغ دوستوں کے علاوہ اسٹونیا، کروشیا لتھوینیا سلووینیا رومانیہ ہنگری مونٹی نیگرو بوسنیا اور رشین ممالک کوسووو البانیہ بلغاریہ اور میسیڈونیا سے وفد آئے جن میں بچے بھی تھے۔ مرد خواتین زیر تبلیغ افراد اور غیر مسلم دوست شامل تھے۔

میسیڈونیا سے امسال جلسے پر 55 افراد کا وفد شامل ہوا۔ اس میں اٹھائیس عیسائی دوست تھے۔ دس غیر احمدی مسلمان اور سترہ احمدی تھے۔ اسی طرح بلغاریہ سے 82 افراد پر مشتمل وفد لمبا سفر کر کے آیا۔ ان وفود سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ جلسے کا روحانی ماحول بھی تھا جس سے کافی متاثر ہوئے اور ایک نمایاں تبدیلی تھی جس کا برملا سب سے اظہار کیا اور خدمت کے جذبے کو جماعت کے جذبے کو مہمان نوازی کے جذبے کو بہت سراہا۔

رومانیہ سے جو وفد آیا تھا اس میں ایک سیرین دوست تھے حسین الحافظ صاحب جو بڑے لمبے عرصے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں جب جلسہ میں شامل ہوئے تو اپنے ایک مبلغ سے کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح کو ہم دور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ جب انہوں نے بتایا کہ ملاقات بھی ہو گی تو اس پر ان کو یقین نہیں آیا۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ جلسے کے پہلے دن سے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اور بار بار کہتے کہ سارے عالم اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ ملاقات کے دوران بھی اس بات کا اظہار کیا انہوں نے۔ پھر ہمارے مبلغ سے انہوں نے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے۔ اس پر انہوں نے بتایا خلافت کے بارے میں اور کس طرح خلافت راشدہ کا بھی انتخاب ہوا اور اب بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تصرف میں لے لیتا ہے انتخاب کرنے والوں کو اور وحی خفی کے ذریعہ سے اکٹھا کر دیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو ان کی سمجھ میں نہیں آیا لیکن شام ہوئی تو کہتے ہیں یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ جب میں لجنہ سے خطاب کر کے واپس آیا ہوں، نماز ظہر کے لئے تو اس وقت لوگ کھڑے تھے لائنوں میں اور کہتے ہیں میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ جب میں ان کے پاس سے گزرا ہوں تو کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی پر نظر پڑی میری تو بے اختیار اور بلا ارادہ میرا ہاتھ سلام کے لئے فضا میں بلند ہو گیا۔ کہتے ہیں یہ بے اختیار فعل تھا اس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہو گیا۔ یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کر کے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتے خواہ کوئی بڑا شخص ہی ہو۔ لیکن اب جو مجھ سے ہوا ہے یہ یقیناً تصرف الٰہی ہے اور ایسا کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا۔

بہت حد تک قائل ہو چکے ہیں۔ مجھے بھی انہوں نے بتایا کہ مزید تھوڑا سا سوچ کر وہ جماعت میں انشاء اللہ شامل ہو جائیں گے۔

ایک مہمان ڈومینک Dominik صاحب کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے خطاب سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ جماعت کا پہلے سے کچھ تعارف تو تھا لیکن خلیفہ کی تقریر سننے کے بعد بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا۔ پھر ایک مہمان کہتے ہیں جو تعلیم رواداری کی اور مساوات کی پیش کی ہے آپ نے آج یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔ یہ جرمن قانون کے عین مطابق ہے۔ میرے ساتھ یونیورسٹی میں ایک احمدی پڑھتا ہے اور اس کے عمل سے نظر آتا ہے کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق ہے۔

پس یہ عملی فرق ہے جو ہم نے ہر سطح پر ہر طبقے میں دکھانا ہے اور دکھانا چاہئے اور یہ بہت بڑا ذریعہ ہے تبلیغ کا۔ اس لئے ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے عملی نمونوں کی طرف لوگوں کی نظر ہے۔ ایک جرمن کہتے ہیں کہ یوں لگتا تھا کہ یہ خلیفہ کا خطاب میں نے لکھا ہے کیونکہ اس کا ہر لفظ میرے دل کی آواز تھی۔

ایک خاتون کہتی ہیں میں بہت متاثر ہوئی خاص طور پر جو امن کے لئے حل پیش کیا گیا ہے یعنی دنیا کے سب انسانوں کو چاہئے کہ مذہب و ملت سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے سے محبت کریں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی بڑھتی جائے۔ یہ تقریب بڑی کامیاب رہی پروگرام کے لئے صرف اپنی جماعت کے لوگوں کو نہیں بلایا۔ یہ بھی بڑی اچھی بات تھی یا سیاستدان نہیں بلائے بلکہ ہمسایوں کو بھی دعوت دی اور اس نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ پس یہ مسجدوں کے افتتاح کے موقع پر یہ پیغام جو احمدیوں کو دیا جاتا ہے کہ نئے رستے کھلیں گے۔ اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں ہر احمدی کی جب اس کے علاقے میں کسی مسجد کا افتتاح ہوتا ہے یا مسجد بنتی ہے۔

جرمنی میں جلسے کے تیسرے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت بھی ہوئی تھی جس میں انیس قوموں کے تراسی لوگوں نے بیعت کی توفیق پائی جو وہاں موجود تھے۔ جو بیعتیں ہوئیں بیعت کرنے والے بعض واقعات بیان کرتا ہوں۔

مراکش کے ایک دوست عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ چھ سال قبل احمدیت سے متعارف ہوا تھا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان